قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل
لندن

مدیر۔ ابو سعید

Online Edition

بدھ 26 جنوری 2022ء | 22 جمادی الثانی 1443 ہجری قمری | 26 صلح 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:22

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ! کیا وَالَّذِیۡنَ یُؤۡتُوۡنَ مَاۤ اٰتَوۡا وَّ قُلُوۡبُہُمۡ وَجِلَۃٌ (المؤمنون: 61) کا مطلب یہ ہے کہ انسان جو کچھ چاہے کرے مگر خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان نیکیاں کرے مگر اس کے ساتھ خدا تعالیٰ سے بھی ڈرتا رہے۔

(ماخوذ از مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 296-297 مسند عائشہؓ حدیث: 25777 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

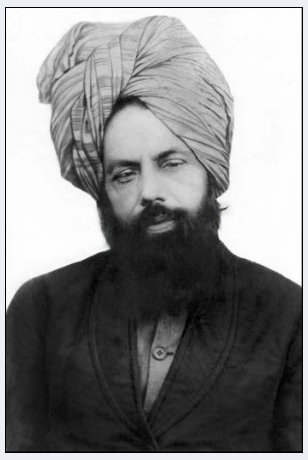

’’اللہ جَلَّ شَانُہٗ سے وہ لوگ ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت اور قدرت اور احسان اور حسن اور جمال پر علم کامل رکھتے ہیں خشیت اور اسلام درحقیقت اپنے مفہوم کے رُو سے ایک ہی چیز ہے کیونکہ کمال خشیت کا مفہوم اسلام کے مفہوم کو مستلزم ہے۔ پس اس آیت کریمہ کے معنوں کا مآل اور ماحصل یہی ہوا کہ اسلام کے حصول کا وسیلہ کاملہ یہی علم عظمت ذات و صفات باری ہے‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 185)

’’انسان کی خاصیت اکثر اور اغلب طور پر یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نسبت علم کامل حاصل کرنے سے ہدایت پا لیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا (فاطر: 29)۔ ہاں جو لوگ شیطانی سرشت رکھتے ہیں وہ اس قاعدہ سے باہر ہیں‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 122)

’’علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے اور خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآنِ شریف میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا (فاطر: 29) اگر علم سے اللہ تعالیٰ کی خشیت میں ترقی نہیں ہوتی تو یاد رکھو کہ وہ علم ترقی معرفت کا ذریعہ نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 195 ایڈیشن 2003ء)

’’یاد رکھو لغزش ہمیشہ نادان کو آتی ہے۔ شیطان کو جو لغزش آئی وہ علم کی وجہ سے نہیں بلکہ نادانی سے آئی۔ اگر وہ علم میں کمال رکھتا تو لغزش نہ آتی۔ قرآنِ شریف میں علم کی مذمت نہیں بلکہ اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا (فاطر: 29) ہے۔‘‘ پھر فرمایا: ’’اور نیم مُلّاں خطرۂ ایمان مشہور مثل ہے۔ پس میرے مخالفوں کو علم نے ہلاک نہیں کیا بلکہ جہالت نے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 223 ایڈیشن 2003ء)

’’علماء کے لفظ سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ عالِم وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا (فاطر: 29) یعنی بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، اُس کے بندوں میں سے وہی عالِم ہیں۔ ان میں عبودیت تامہ اور خَشۡیَۃُ اللّٰہ اس حد تک پیدا ہوتی ہے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ سے ایک علم اور معرفت سیکھتے ہیں اور اُسی سے فیض پاتے ہیں اور یہ مقام اور درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور آپ سے پوری محبت سے ملتا ہے یہاں تک کہ انسان بالکل آپ کے رنگ میں رنگین ہو جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 433-434 ایڈیشن 2003ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ غَفُوۡرٌ ﴿۲۹﴾

(فاطر: 29)

ترجمہ: یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانوں میں سے ہم پر ایک بہت بڑا احسان یہ بھی ہے کہ دعاؤں کو مانگنے کے طریقے بھی ہمیں سکھائے۔ ایک دعا کا ذکر احادیث میں اس طرح ملتا ہے جو دراصل تو ہمارے لئے ہی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ دعا کرنی چاہئے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ قَلۡبٍ لَّا یَخۡشَعُ وَدُعَآءٍ لَّا یُسۡمَعُ وَمِنۡ نَّفۡسٍ لَّا تَشۡبَعُ وَمِنۡ عِلۡمٍ لَّا یَنۡفَعُ۔ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ ھٰٓؤُلَآءِ الۡاَرۡبَعِ۔ کہ اے اللہ! مَیں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جو خشوع نہیں کرتا۔ اور ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی۔ اور ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا۔ اور ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں ہے۔ مَیں تجھ سے ان چاروں سے پناہ چاہتا ہوں۔

(سُنن الترمذی کتاب الدعوات باب 68 حدیث: 3482)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس دعا کو سمجھنے والے بھی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اَور دعا بھی پیش کرتا ہوں۔ یہ جو دعا ہے عاجزی اور خَشۡیَۃُ اللّٰہ کی اُن بلندیوں تک پہنچی ہوئی ہے جو آپؐ کی خشیت کا ایک کامل نمونہ ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر دعا کرتے ہوئے آپؐ نے اپنے مولیٰ کے حضور عرض کیا کہ اے اللہ! تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے۔ میری پوشیدہ باتوں اور ظاہری امور سے تو خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی تو مخفی نہیں۔ مَیں ایک بدحال فقیر اور محتاج ہوں۔ تیری مدد اور پناہ کا طالب، سہما اور ڈرا ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری ہوں اور معترف ہو کر مَیں تیرے پاس آیا ہوں۔ مَیں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں۔ تیرے حضور مَیں ایک ذلیل گنہگار کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینا کی طرح خوفزدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ میری گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے۔ میرے آنسو تیرے حضور بہ رہے ہیں۔ میرا جسم تیرا مطیع ہو کر سجدے میں گرا پڑا ہے اور ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ! تُو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا۔ میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے زیادہ التجاؤں کو قبول کرتا ہے اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے، میری دعا قبول کر لینا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 11 صفحہ 140 عطاء عن ابن عباس حدیث: 11405 مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

پس یہ وہ عظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے خشیۃ اللہ کا عظیم نمونہ ہر آن اپنی اُمّت کے سامنے پیش فرمایا۔ ہر بات دیکھ لیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عمل دیکھ لیں اس خشیت سے بھرا پڑا ہے۔ خدا تعالیٰ کے خوف سے لرزاں و ترساں ہیں۔ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کے مقرب ترین آپ ہیں۔ ان کے ساتھ جڑنے والوں نے بھی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ کی خوشخبری سنی ہے۔ پس یہ اسوہ حسنہ ہے اور یہ خَشۡیَۃُ اللّٰہ ہے۔ اگر ہم نے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور اس چیز کو اپنایا، اپنے اندر پیدا کیا تو ہم بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 اگست 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- کوئی جوہر ہے دل میں کارفرما (منظوم)
- احکام خداوندی (قسط نمبر 27)
- ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک و شہر (قسط 18)
- تحریکات خلفائے احمدیت (قسط 14)

دربارِ خلافت

’’ہماری کتابوں کو پڑھنے والا کبھی مغلوب نہیں ہو گا‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت میاں محمد دین صاحبؓ ولد میاں نورالدین صاحب ہی فرماتے ہیں۔ میرے دل میں گزرا کہ مَیں علمِ دین سے ناواقف ہوں اور مولوی لوگ مجھے تنگ کریں گے۔ مَیں کیا کروں گا اور پوچھنے سے بھی شرم کر رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یا کسی اور سے بھی پوچھنے سے شرم تھی۔ جو آپ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بغیر میرے پوچھے اُس کا جواب دیا۔ کہتے ہیں کہ میرے سوال کہ جب آپ کے بائیں پہلو پر لیٹے ہوئے تھے، مسجد مبارک کے چھت پر محراب میں تھے اور آپ کا سر جانبِ شمال تھا اور مَیں پیٹھ کے پیچھے بیٹھ کر مشرق کی طرف منہ کر کے آپ کو مٹھیاں بھر رہا تھا، دبا رہا تھا۔ پوچھنے سے مجھے شرم تھی لیکن بہر حال مَیں بیٹھا تھا دل میں خیال آیا دباتے ہوئے تو کہتے ہیں لیٹے لیٹے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری طرف منہ فرمایا اور ایسے بلند لہجہ اور رعب ناک آواز سے فرمایا کہ مَیں کانپ گیا۔ فرمایا **’’ہماری کتابوں کو پڑھنے والا کبھی مغلوب نہیں ہو گا‘‘**

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 49 روایت حضرت میاں محمد الدین صاحبؓ)

(پس یہ خزانہ تو آج بھی ہمارے پاس ہے، اسے حاصل کرنے کی، پڑھنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اب تو یہ بہت سی کتابیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکی ہیں۔)

ایک روایت میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک میرے بھائی نواب دین کو خواب آیا کہ حضور نے میرے سے آٹھ آنے کے پیسے مانگے ہیں۔ پھر مَیں اور نواب دین دونوں پیسے دینے گئے اور خواب سنائی تو حضور نے فرمایا کہ اس خواب کے نتیجے میں تم علم پڑھو گے۔ سو جب مولوی سکندر علی ہمارے گاؤں میں آ گئے تو اُن سے میں نے اور نواب دین نے بلکہ اور بہت سارے لوگوں نے قرآن مجید پڑھا اور کچھ اُردو کی کتابیں بھی پڑھیں۔ جو حضور کا فرمانا تھا پورا ہو گیا۔ پھر آگے کہتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں ایک پیپل کا درخت تھا جو ہم نے مرزا نظام الدین صاحب کے پاس فروخت کیا تھا اور اُس وقت ہمارے گاؤں میں بیماری طاعون تھی اور ہم نے وہ روپے جو پیپل کی قیمت کے تھے وہ سیر پر آتے وقت حضرت صاحب کے آگے نذر کر دیئے اور حضور راستے سے ہٹ کر ہمارے گاؤں میں مسجد کے پاس آ کر دعا کرنے لگ گئے اور بیماری دور ہو گئی۔ گاؤں میں جو بیماری تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 1 صفحہ 56-57 روایت حضرت چوہدری فتح محمد صاحبؓ)

حضرت فضل دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیعت کا ذکر فرماتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ مَیں پہلے پہل ایک آزادانہ خیال کا آدمی تھا۔ چند سال آزاد خیالی میں گزر گئے۔ بعدہٗ رفتہ رفتہ چند دوستوں کی صحبت سے بہرہ ور ہو کر میں نقشبندی خاندان کا مرید ہو گیا کیونکہ میرے دوست بھی نقشبندی خاندان کے مرید تھے اور وہ ہمارا مرشد ہمارے ہی گاؤں میں رہتا تھا۔ چونکہ یہ خاندان اپنے آپ کو شریعت کا پابند کہلاتا تھا اور اپنا سلسلہ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ملاتا تھا اس واسطے شروع بیعت میں مجھ کو نماز اور روزہ کی سخت تاکید فرمائی اور نماز تہجد کی بھی تاکیداً تاکید فرمائی اور حکم دیا کہ نماز تہجد کبھی بھی نہ چھوڑی جاوے اور ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا کہ جو خواب آوے وہ کسی سے بیان نہ کی جائے۔ اس عرصے میں مجھ کو کئی خوابیں آئیں اور مَیں نے وہ کسی سے بیان نہ کیں۔ چونکہ مَیں کام معماری کا کرتا تھا بسبب نہ ملنے کام کے مَیں باجازت اپنے مرشد کے بمع بیوی امرتسر چلا گیا اور وہاں ایک مکان کرایہ پر رہنے لگا۔ وہاں ہی کام کرتا تھا۔ عرصہ دو سال کے بعد ایک دن میں نماز تہجد کی پڑھ کر وظائف میں مصروف تھا کہ وظائف کی حالت میں مجھے نیند سی آ گئی اور مَیں جائے نماز پر لیٹ گیا۔ چنانچہ مَیں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان سے ایک فوج فرشتوں کی بشکل انسانی میرے ارد گرد کچھ فاصلے پر حلقہ کر کے بیٹھ گئے اور ایک افسر جو عہدہ جرنیلی کا رکھتا تھا، میرے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ اُس کے بیٹھنے کے بعد ایک تخت زرّیں آسمان سے اترا اور اُس حلقے کے اندر تخت رکھ دیا گیا اور سب فوج تعظیماً کھڑی ہو گئی اور جب میں نے دیکھا تو اس تخت زرّیں پر دو بزرگ ہمشکل اور نورانی شکل اور ہر طرف اُن کے نور ہی نور تھا بیٹھے تھے۔ تب مَیں نے اس افسر سے جو میرے نزدیک تھا پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ تب اُس نے کہا کہ جو بزرگ دائیں طرف تخت پر ہیں وہ خدا کا پیارا بقیہ صفحہ 10 پر

کوئی جوہر ہے دل میں کارفرما

مرے دل میں اچانک یہ خلِش کیا!
کوئی کرنے لگا ہے سرزنِش کیا؟

ہزاروں نفرتیں دل میں بسی ہیں
بنے پھرتے ہو تم صوفی مَنِش کیا!

اگر سینے میں کینے کچھ نہیں ہیں
تو یہ تکرار کیا، یہ چپقلِش کیا؟

جدھر دیکھو عداوت ہی عداوت
کبھی بدلے گی دُنیا کی روِش کیا؟

محبت کا سبق گھر میں نہیں ہے
مدارس کر رہے ہیں پرورِش کیا!

کوئی جوہر ہے دل میں کار فرما
وگرنہ گردِشِ خوں کیا، تپِش کیا؟

ہے بہرِ درسِ انساں، کاش! سمجھے
کواکب میں ہے یہ باہم کشِش کیا؟

ہر اک وادی میں سرگرداں نہیں میں
مرے اشعار کیا، داد و دہِش کیا

میر انجم پرویز۔ عربی ڈیسک یوکے

قدسیہ نوروالا۔ ناروے

احکام خداوندی

قسط نمبر 27

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

گھروں میں داخلے کے آداب

نفس تب ہی پاک ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے احکام کی عزت اور ادب کرے اور ان راہوں سے بچے جو دوسرے کے آزار اور دکھ کا موجب ہوتی ہیں۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

گھروں میں دروازوں کے راستے میں داخل ہونے کا حکم

•وَ لَیۡسَ الۡبِرُّ بِاَنۡ تَاۡتُوا الۡبُیُوۡتَ مِنۡ ظُہُوۡرِہَا وَ لٰکِنَّ الۡبِرَّ مَنِ اتَّقٰی ۚ وَ اۡتُوا الۡبُیُوۡتَ مِنۡ اَبۡوَابِہَا ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ

(البقرہ:190)

اور نیکی یہ نہیں کہ تم گھروں میں ان کے پچھواڑوں سے داخل ہوا کرو بلکہ نیکی اسی کی ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔ اور گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہوا کرو۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

گھروں میں داخل ہونے کے آداب

•یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ بُیُوۡتِکُمۡ حَتّٰی تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَ تُسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَہۡلِہَا ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ

(النور:28)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم اجازت لے لو اور ان کے رہنے والوں پر سلام بھیج لو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

•فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوۡا فِیۡہَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدۡخُلُوۡہَا حَتّٰی یُؤۡذَنَ لَکُمۡ ۚ وَ اِنۡ قِیۡلَ لَکُمُ ارۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا ہُوَ اَزۡکٰی لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ

(النور:29)

اور اگر تم ان (گھروں) میں کسی کو نہ پاؤ تو اُن میں داخل نہ ہو یہاں تک کہ تمہیں (اس کی) اجازت دی جائے۔ اور اگر تمہیں کہا جائے واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جایا کرو۔ تمہارے لئے یہ بات زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ اور اللہ اُسے، جو تم کرتے ہو، خوب جانتا ہے۔

•لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ مَسۡکُوۡنَۃٍ فِیۡہَا مَتَاعٌ لَّکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ وَ مَا تَکۡتُمُوۡنَ

(النور:30)

تم پر گناہ نہیں کہ تم ایسے گھروں میں داخل ہو جو آباد نہیں ہیں اور ان میں تمہارا سامان پڑا ہو۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

(نوٹ: ان آیات میں گھروں میں داخل ہونے کے درج ذیل آداب کا ذکر ہے)

1- مومنو! کسی کے گھر میں جانے سے پہلے اجازت لے لیا کرو۔

2- داخل ہونے سے پہلے گھر میں رہنے والوں کو سلام بھیج لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تا تم نصیحت پکڑو۔

(اس حکم کا ذکر اسی سورہ کی آیت 62 میں مزید تفصیل سے ملتا ہے۔)

3- اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو تو اجازت کے بغیر داخل نہ ہو۔ اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس چلے آیا کرو یہ بہتر ہے۔

4- ایسے گھروں میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں جس میں کوئی نہ رہتا ہو اور تمہارا سامان اُس میں پڑا ہو۔

کن عزیزوں کے گھروں میں کھانا جائز ہے

•لَیۡسَ عَلَی الۡاَعۡمٰی حَرَجٌ وَّ لَا عَلَی الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَی الۡمَرِیۡضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ اَنۡ تَاۡکُلُوۡا مِنۡۢ بُیُوۡتِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اٰبَآئِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اُمَّہٰتِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اِخۡوَانِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اَخَوٰتِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اَعۡمَامِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ عَمّٰتِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اَخۡوَالِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ خٰلٰتِکُمۡ اَوۡ مَا مَلَکۡتُمۡ مَّفَاتِحَہٗۤ اَوۡ صَدِیۡقِکُمۡ ؕ لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَاۡکُلُوۡا جَمِیۡعًا اَوۡ اَشۡتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلۡتُمۡ بُیُوۡتًا فَسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ تَحِیَّۃً مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ

(النور:62)

اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ لولے لنگڑے پر حرج ہے اور نہ مریض پر اور نہ تم لوگوں پر کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچوں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اُس (گھر) سے جس کی چابیاں تمہارے قبضے میں ہیں یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔ تم پر کوئی گناہ نہیں خواہ تم اکٹھے کھانا کھاؤ یا الگ الگ۔ پس جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں پر اللہ کی طرف سے ایک بابرکت پاکیزہ سلامتی کا تحفہ بھیجا کرو۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے آیات کو کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل کرو۔

(نوٹ: اس آیت میں درج ذیل عزیزوں کے گھروں داخل ہونے اور کھانا کھانے کی اجازت دی گئی ہے)

1-اپنے گھروں سے

2-اپنے باپ دادا کے گھروں سے

3-اپنی ماؤں (ننھیال) کے گھروں سے

4-اپنے بھائیوں کے گھر سے

5-اپنی بہنوں کے گھر سے

6-اپنے چچوں کے گھر سے

7-اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے

8-اپنے ماموؤں کے گھروں سے

9-اپنی خالاؤں کے گھروں سے

10-اُس گھر سے جس کی چابیاں تمہارے قبضے میں ہیں۔

11-یا اپنے دوستوں کے گھروں سے

گھروں میں کھانا کھانے کا طریق

•لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَاۡکُلُوۡا جَمِیۡعًا اَوۡ اَشۡتَاتًا

(النور:62)

تم پر کوئی گناہ نہیں خواہ تم اکٹھے کھانا کھاؤ یا الگ الگ۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

سید عمار احمد

ارشاداتِ حضرت مسیح موعودؑ

بابت مختلف ممالک و شہر

(قسط 18)

ارشادات برائے ہندوستان

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

انسان کا کمال یہ ہے کہ اس میں حقیقی معرفت اور سچی فراست جو ایمانی فراست کہلاتی ہے (جس کے ساتھ اللہ کا ایک نور ہوتا ہے جو اس کی ہر راہ میں راہنمائی کرتا ہے) پیدا ہو۔ بدوں اس کے انسان دھوکے سے نہیں بچ سکتا اور رسم و عادت کے طور پر کبھی کبھی نہیں بلکہ بسا اوقات سم قاتل پر بھی خوش ہو جاتا ہے۔ پنجاب و ہندوستان کے سجادہ نشین اور گدیوں کے پیر زادے قوالوں کے گانے سے اور ہُوحَق کے نعرے مارنے اور الٹے سیدھے لٹکنے ہی میں اپنی معرفت اور کمال کا انتہا جانتے ہیں اور ناواقف پیر پرست ان باتوں کو دیکھ کر اپنی روح کی تسلی اور اطمینان ان لوگوں کے پاس تلاش کرتے ہیں۔ مگر غور سے دیکھو کہ یہ لوگ اگر فریب نہیں دیتے تو اس میں شک نہیں ہے کہ فریب خوردہ ضرور ہیں۔ کیونکہ وہ سچا رشتہ جو عبودیت اور الوہیت کے درمیان ہے جس کے حقیقی پیوند سے ایک نور اور روشنی نکلتی ہے اور ایسی لذت پیدا ہوتی ہے کہ دوسری لذت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس کو ان قلابازیوں سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ ہم نہایت نیک نیتی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ہماری نیت کیسی ہے۔ پوچھتے ہیں کہ اگر اس قسم کے مشغلے عبادات الٰہی اور معرفت الٰہی کا موجب ہو سکتے ہیں اور انسانی روح کے کمال کا باعث بن سکتے ہیں، تو پھر بازیگروں کو معرفت کی معراج پر پہنچا ہوا سمجھنا چاہیے۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ 369 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اب رہا مکان کے متعلق۔ سو یاد رہے کہ دجال کا خروج مشرق میں بتایا گیا ہے۔ جس سے ہمارا ملک مراد ہے چنانچہ صاحب حجج الکرامہ نے لکھا ہے کہ فتن دجال کا ظہور ہندوستان میں ہو رہا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ظہور مسیح اسی جگہ ہو جہاں دجال ہو۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ 43 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ہم اس اعتراض کا واضح جواب دینے سے پیشتر ایک ضروری امر اور بیان کرنا چاہتے ہیں۔ ہر ایک مسلمان کو یاد رہے کہ ہم بلحاظ گورنمنٹ کے ہندوستان کو دارالحرب نہیں کہتے اور یہی ہمارا مذہب ہے؛ اگرچہ اس مسئلہ میں علماء مخالفین نے ہم سے سخت اختلاف کیا ہے اور اپنی طرف سے کوئی دقیقہ ہم کو تکلیف دہی کا انھوں نے باقی نہیں رکھا مگر ہم ان عارضی تکالیف اور آنی ضرر رسانیوں کے خوف سے حق کو کیونکر چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ حکومت کے لحاظ سے ہندوستان ہرگز ہرگز دارالحرب نہیں ہے۔ ہمارا مقدمہ ہی دیکھ لو۔ اگر یہی مقدمہ سکھوں کے عہد حکومت میں ہوتا اور دوسری طرف ان کا کوئی گرو یا برہمن ہوتا تو بدوں کسی قسم کی تحقیق و تفتیش کے ہم کو پھانسی دے دینا کوئی بڑی بات نہ تھی مگر انگریزوں کی سلطنت اور عہد حکومت ہی کی یہ خوبی ہے کہ ان کے مقابل میں ایک ڈاکٹر اور پھر مشہور پادری ہے لیکن تحقیقات اور عدالت کی کارروائی میں کوئی سختی کا برتاؤ نہیں کیا جاتا۔ کیپٹن ڈگلس نے اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی کہ پادری صاحب کی ذاتی وجاہت یا ان کے اپنے عہدہ اور درجہ کا لحاظ کیا جاوے؛ چنانچہ انہوں نے لیمار چنڈ صاحب سے جو پولیس گورداسپور کے اعلیٰ افسر ہیں، یہی کہا کہ ہمارا دل تسلی نہیں پکڑتا۔ پھر عبدالحمید سے دریافت کیا جاوے۔ آخر کار انصاف کی رو سے ہم کو اس نے بری ٹھہرایا۔ پھر یہ لوگ ہم کو ارکان مذہب کی بجا آوری سے نہیں روکتے، بلکہ بہت سے برکات اپنے ساتھ لے کر آئے، جس کی وجہ سے ہم کو اپنے مذہب کی اشاعت کا خاطر خواہ موقع ملا اور اس قسم کا امن اور آرام نصیب ہوا کہ پہلی حکومتوں میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ پھر صریح ظلم اور اسلامی تعلیم اور اخلاق سے بعید ہے کہ ہم ان کے شکر گزار نہ ہوں۔ یاد رکھو! انسان جو اپنے جیسے انسان کی نیکیوں کا شکر گزار نہیں ہوتا، وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا؛ حالانکہ وہ اسے دیکھتا ہے۔ تو غیب الغیب ہستی کے انعامات کا شکر گزار کیونکر ہوگا، جس کو وہ دیکھتا بھی نہیں، اس لیے محض حکومت کے لحاظ سے ہم اس کو دارالحرب نہیں کہتے۔

ہاں! ہمارے نزدیک ہندوستان دارالحرب ہے بلحاظ قلم کے۔ پادری لوگوں نے اسلام کے خلاف ایک خطرناک جنگ شروع کی ہوئی ہے۔ اس میدان جنگ میں وہ نیزہ ہائے قلم لے کر نکلے ہیں نہ سنان و تفنگ لے کر۔ اس لیے اس میدان میں ہم کو جو ہتھیار لے کر نکلنا چاہیے وہ قلم اور صرف قلم ہے۔ ہمارے نزدیک ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس جنگ میں شریک ہو جاوے۔ اللہ اور اس کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ دل آزار حملے کئے جاتے ہیں کہ ہمارا تو جگر پھٹ جاتا اور دل کانپ اٹھتا ہے۔ کیا اُمہات المومنین یا دربار مصطفائی کے اسرار جیسی گندی کتاب دیکھ کر ہم آرام کر سکتے ہیں، جس کا نام ہی اس طرز پر رکھا گیا ہے۔ جیسے ناپاک ناولوں کے نام ہوتے ہیں۔ تعجب کی بات ہے کہ دربار لنڈن کے اسرار جیسی کتابیں تو گورنمنٹ کے اپنے علم میں بھی اس قابل ہوں کہ اس کی اشاعت بند کی جائے مگر آٹھ کروڑ مسلمانوں کی دلآزاری کرنے والی کتاب کو نہ روکا جاوے۔ ہم خود گورنمنٹ سے اس قسم کی درخواست کرنا ہرگز ہرگز نہیں چاہتے بلکہ اس کو بہت ہی نامناسب خیال کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اپنے میموریل کے ذریعہ سے واضح کر دیا، لیکن یہ بات ہم نے محض اس بنا پر کہی ہے کہ بجائے خود گورنمنٹ کا اپنا فرض ہے کہ وہ ایسی تحریروں کا خیال رکھے۔ بہر حال گورنمنٹ نے عام آزادی دے رکھی ہے کہ اگر عیسائی ایک کتاب اسلام پر اعتراض کرنے کی غرض سے لکھتے ہیں تو مسلمانوں کو آزادی کے ساتھ اس کا جواب لکھنے اور عیسائی مذہب کی تردید میں کتابیں لکھنے کا اختیار ہے۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ 200-201 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ہماری جماعت یاد رکھے کہ ہم ہندوستان کو بلحاظ حکومت ہرگز ہرگز دَارُالحَرب قرار نہیں دیتے بلکہ اس امن اور برکات کی وجہ سے جو اس حکومت میں ہم کو ملی ہیں اور اس آزادی کو جو اپنے مذہب کے ارکان کی بجا آوری اور اس کی اشاعت کے لیے گورنمنٹ نے ہم کو دے رکھی ہے۔ ہمارا دل عطر کے شیشہ کی طرح وفاداری اور شکر گزاری کے جوش سے بھرا ہوا ہے، لیکن پادریوں کی وجہ سے ہم اس کو دارالحرب قرار دیتے ہیں۔ پادریوں نے چھ کروڑ کے قریب کتابیں اسلام کے خلاف شائع

کی ہیں۔ میرے نزدیک وہ لوگ نہیں ہیں جو ان حملوں کو دیکھیں اور سنیں اور اپنے ہی ہم و غم میں مبتلا رہیں۔ اس وقت جو کچھ کسی سے ممکن ہو وہ اسلام کی تائید کے لیے کرے اور اس قلمی جنگ میں اپنی وفاداری دکھائے، جبکہ خود عادل گورنمنٹ نے ہم کو منع نہیں کیا ہے کہ ہم اپنے مذہب کی تائید اور غیر قوموں کے اعتراضوں کی تردید میں کتابیں شائع کریں، بلکہ پریس، ڈاک خانے اور اشاعت کے دوسرے ذریعوں سے مدد دی ہے، تو ایسے وقت میں خاموش رہنا سخت گناہ ہے۔ ہاں ضرورت ہے اس امر کی کہ جو بات پیش کی جاوے، وہ معقول ہو۔ اس کی غرض دل آزاری نہ ہو۔ جو اسلام کے لیے سینہ بریاں اور چشم گریاں نہیں رکھتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ ایسے انسان کا ذمہ دار نہیں ہوتا۔ اس کو سوچنا چاہیے کہ جس قدر خیالات اپنی کامیابی کے آتے ہیں اور جتنی تدابیر اپنی دنیوی اغراض کے لیے کرتا ہے۔ اسی سوزش اور جلن اور درد دل کے ساتھ کبھی یہ خیال بھی آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر حملے ہو رہے ہیں، میں ان کے دفاع کی بھی سعی کروں؟ اور اگر کچھ اور نہیں ہو سکتا تو کم از کم پر سوز دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کروں؟ اگر اس قسم کی جلن اور درد دل میں ہو تو ممکن نہیں کہ سچی محبت کے آثار ظاہر نہ ہوں۔ اگر ٹوٹی ہانڈی بھی خریدی جائے تو اس پر بھی رنج ہوتا ہے یہاں تک کہ ایک سوئی کے گم ہو جانے پر بھی افسوس ہوتا ہے۔ پھر یہ کیسا ایمان اور اسلام ہے کہ اس خوفناک زمانہ میں کہ اسلام پر حملوں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ امن اور آرام کے ساتھ خواب راحت میں سو رہے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہفتہ وار اور ماہواری اخباروں اور رسالوں کے علاوہ ہر روز وہ کس قدر دو ورقہ اشتہار اور چھوٹے چھوٹے رسالے تقسیم کرتے ہیں جن کی تعداد پچاس پچاس ہزار اور بعض وقت لاکھوں تک ہوتی ہے؟ اور کئی مرتبہ ان کو شائع کرنے میں کروڑہا روپیہ پانی کی طرح بہا دیا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ 202-203 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

محسن کے احسانات کی شکر گزاری کے اصول سے ناواقف جاہل ہمارے اس قسم کے بیانات اور تحریروں کو خوشامد کہتے ہیں مگر ہمارا خدا بہتر جانتا ہے کہ ہم دنیا میں کسی انسان کی خوشامد کر سکتے ہی نہیں۔ یہ قوت ہی ہم میں نہیں ہے۔ ہاں احسان کی قدر کرنا ہماری سرشت میں ہے اور محسن

کشی اور غداری کا ناپاک مادہ اس نے اپنے فضل سے ہم میں نہیں رکھا۔ ہم گورنمنٹ انگلشیہ کے احسانات کی قدر کرتے ہیں اور اس کو خدا کا فضل سمجھتے ہیں کہ اس نے ایک عادل گورنمنٹ کو سکھوں کے پر جفا زمانہ سے نجات دلانے کے لئے ہم پر حکومت کرنے کو کوئی ہزار کوس سے بھیج دیا۔ اگر اس سلطنت کا وجود نہ ہوتا تو میں سچ کہتا ہوں کہ ہم اس قسم کے اعتراضوں کی بابت ذرا بھی سوچ نہ سکتے، چہ جائیکہ ہم ان کا جواب دے سکتے۔

اب ہم ان اعتراضوں کا جواب بڑی آزادی سے دے سکتے ہیں۔ پھر اگر تم اللہ تعالیٰ کے اس فضل کی قدر نہ کریں تو یقیناً سمجھو کہ بڑے ناقدر شناس اور ناشکر گزار ہوں گے۔ ہم کو غور و فکر کا موقع ملا، دعاؤں کا موقع ملا اور اس طرح پر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کے ابواب ہم پر کھولے؛ اگرچہ مبدء فیض وہی ہے لیکن انسان اپنے میں ایک شے قابل بناتا ہے۔ اس پر بلحاظ اس کی استعداد اور ظرف کے فیض ملتا ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اس تقریب کی وجہ سے ہندوستان اور پنجاب کے رہنے والے جوہر قابل بن رہے ہیں اور ان کی علمی طاقتیں بھی ترقی کر رہی ہیں۔

(ملفوظات جلد1صفحہ 213-214 ایڈیشن 2016ء)

پھر ڈاکٹر رحمت علی صاحب کچھ اپنے مقامی حالات سناتے رہے۔ اور گورنمنٹ انگلشیہ کی حکومت کی برکات کا ذکر کرتے رہے کہ اس نے فوجوں میں نماز اور اپنے مذہب کی پابندیوں کے لئے پورا وقت اور فرصت دے رکھی ہے۔ بشرطیکہ کوئی کرنے والا ہو۔ ہر مذہب کے لوگوں کے لئے ایک ایک مذہبی پیشوا مقرر کر رکھا ہے اور نماز کے اوقات میں کوئی کام نہیں رکھا۔ ہاں جمعہ کی تکلیف ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

''یہ تکلیف بھی جاتی رہتی۔ اگر سب مسلمان مل کر درخواست کرتے مگر ان کم بختوں نے تو ہندوستان کو دارالحرب قرار دے کر جمعہ کی فرضیت کو ہی اڑانا چاہا ہے۔ افسوس!''

(ملفوظات جلد2صفحہ 222 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

بعض لوگ ایسے دیکھے جاتے ہیں جو کہتے ہیں کہ حفاظت کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ سخت غلطی کرتے ہیں دیکھو جو شخص باغ لگاتا ہے یا عمارت بناتا ہے تو کیا اس کا فرض نہیں ہوتا یا وہ نہیں چاہتا کہ اس کی حفاظت اور دشمنوں کی دست برد سے بچانے کے لیے ہر طرح کوشش کرے؟ بناغات کے گرد کیسے کیسے احاطے حفاظت کے لیے بنائے جاتے ہیں اور مکانات کو آتشزدگیوں سے بچانے کے لیے نئے نئے مصالح طیار ہوتے ہیں۔ اور بجلی سے بچانے کے لیے تاریں لگائی جاتی ہیں۔ یہ امور اس فطرت کو ظاہر کرتے ہیں جو بالطبع حفاظت کے لیے انسانوں میں ہے پھر کیا اللہ تعالیٰ کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کرے؟ بے شک حفاظت کرتا ہے اور اس نے ہر بلا کے وقت اپنے دین کو بچایا ہے۔ اب بھی جب کہ ضرورت پڑی اس نے مجھے اس لیے بھیجا ہے۔ ہاں یہ امر حفاظت کا مشکوک ہوسکتا یا اس کا انکار ہوسکتا تھا۔ اگر حالات اور ضرورتیں اس کی مؤید نہ ہوتیں۔ مگر کئی کروڑ کتابیں اسلام کے رد میں شائع ہو چکی ہیں اور ان اشتہاروں اور دو ورقہ رسالوں کا تو شمار ہی نہیں جو ہر روز اور ہفتہ وار اور ماہوار پادریوں کی طرف سے شائع ہوتے ہیں۔ ان گالیوں کو اگر جمع کیا جاوے جو ہمارے ملک کے مرتد عیسائیوں نے سید المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاک ازواج کی نسبت شائع کی ہیں تو کئی کوٹھے ان کتابوں کے بھر سکتے ہیں اور اگر ان کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر رکھا جاوے تو وہ کئی میل تک پہنچ جائیں۔ عماد الدین، صفدر علی اور شائق وغیرہ نے جیسی تحریریں شائع کی ہیں وہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ عماد الدین کی تحریروں کے خطرناک ہونے کا بعض انصاف پسند عیسائیوں کو بھی اعتراف ہے چنان لکھنؤ سے جو ایک اخبار شمس الاخبار نکلا کرتا تھا اس میں اس کی بعض کتابوں پر یہ رائے لکھی گئی تھی کہ اگر ہندوستان میں پھر کبھی غدر ہوگا تو ایسی تحریروں سے ہوگا ایسی حالتوں میں بھی کہتے ہیں کہ اسلام کا کیا بگڑا ہے اس قسم کی باتیں وہ لوگ کر سکتے ہیں جن کو یا تو اسلام سے کوئی تعلق اور درد نہیں اور یا وہ لوگ جنہوں نے حجروں کی تاریکی میں پرورش پائی ہے اور ان کو باہر کی دنیا کی کچھ خبر نہیں ہے پس ایسے لوگ اگر ہیں تو ان کی کچھ پروا نہیں ہاں وہ لوگ جو نور قلب رکھتے ہیں جن کو اسلام کے ساتھ محبت اور تعلق ہے اور زمانہ کے حالات سے آشنا ہیں ان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ وقت کی عظیم الشان مصلح کا وقت ہے۔

(ملفوظات جلد2صفحہ 236-237 ایڈیشن 2016ء)

(جاری ہے)

ذیشان محمود۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون

تحریکات خلفائے احمدیت

میری کتاب ''عائلی مسائل اور ان کا حل'' کو پڑھیں! (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

(قسط 14)

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس، ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7/نومبر 2021ء کو نیشنل عاملہ جماعت احمدیہ فن لینڈ کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔

ایک ممبر مجلس عاملہ نے عرض کی کہ بڑھتے ہوئے عائلی مسائل کو کس طرح بہتر کیا جا سکتا ہے؟

حضورِانور نے فرمایا کہ **میری ایک کتاب ہے ''عائلی مسائل اور ان کا حل''۔ اس کو پڑھیں اور اس کے اقتباس نکال کے اپنے گھروں میں دیں۔ اور دوسرے یہ کہ صبر اور حوصلہ۔ مردوں عورتوں میں صبر کی کمی ہے۔ ذرا سی بات ہوتی ہے تو انتہا پہ پہنچ جاتی ہیں۔ تو مردوں کو بھی نرمی اور پیار کا سلوک کرنا چاہیے، عورتوں میں بھی برداشت پیدا ہونی چاہئے اور اس کے لیے مختلف وقتوں میں سیکرٹری تربیت کا کام ہے، اصلاحی کمیٹی اور تربیت مختلف پروگرام بناتے رہیں تا کہ مردوں اور عورتوں دونوں کی ٹریننگ ہوتی رہے اور معاملے امور عامہ کے پاس تو تب آتے ہیں جب بگڑتے ہیں۔ اس سے پہلے پہلے اگر اپنے سیکرٹری تربیت کو فعال کر دیں، اگر آپ کے سیکرٹری تربیت اچھا کام کرنے والے ہیں تو مسائل آپ کے پاس کم آئیں گے اور حل ہو جائیں گے۔''**

(الفضل انٹرنیشنل 19 نومبر 2021ء)

یہ کتاب خدام میں تقسیم کر سکتے ہیں

دورۂ امریکہ 2018ء میں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ، یو۔ایس۔اے کی امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ 4 نومبر 2018ء کو میٹنگ ہوئی جس میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک کتاب 'سوشل میڈیا کے بداثرات اور ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے' کے حوالہ سے ہے۔ کتاب کا ٹائٹل تو مجھے یاد نہیں لیکن سوشل میڈیا کے بداثرات کے حوالہ سے ہے۔ یہ 250 صفحات کی کتاب ہے۔ اس کا انگریزی میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ جب یہ تیار ہوجائے تو آپ یہ کتاب بھی خدام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت جماعت کے دو بڑے مسائل ہیں۔ ایک مسئلہ جو کہ ہماری نوجوان نسل کو تباہ کر رہا ہے وہ سوشل میڈیا کا استعمال ہے۔ اور دوسرا ازدواجی مسائل کا مسئلہ ہے۔ ہماری جماعت میں شادی کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دوسری کتاب کا موضوع ''عائلی مسائل ان کا حل'' ہے۔ اس کا ترجمہ ہوچکا ہے۔ میرا خیال ہے لجنہ اماء اللہ یوکے نے شائع کی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 19 اپریل 2019ء)

تعارف کتاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عائلی مسائل اور اُن کے حل کے حوالہ سے ارشاد فرمودہ پُرحکمت نصائح اور پُرمعارف ارشادات سے ایک خوبصورت انتخاب پیش کرنے کی ایک کامیاب کوشش لجنہ سیکشن مرکزیہ نے کی ہے۔ A5 سائز کے اڑہائی صد سے زائد صفحات پر مشتمل اس خوبصورت انتخاب کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''عائلی مسائل اور اُن کا حل'' تجویز فرمایا ہے۔ اس کتاب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گرانقدر ارشادات ایک نئی ترتیب اور منفرد انداز میں پیش کئے گئے ہیں جو خلافتِ خامسہ کے آغاز سے 2013ء تک مختلف اخبارات و جرائد میں شامل اشاعت کئے جا چکے ہیں۔ اس کتاب کی اہمیت اس کے مختصر مگر جامع پیش لفظ سے ہی ظاہر ہے جو کہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خود تحریر فرمایا ہے۔ حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

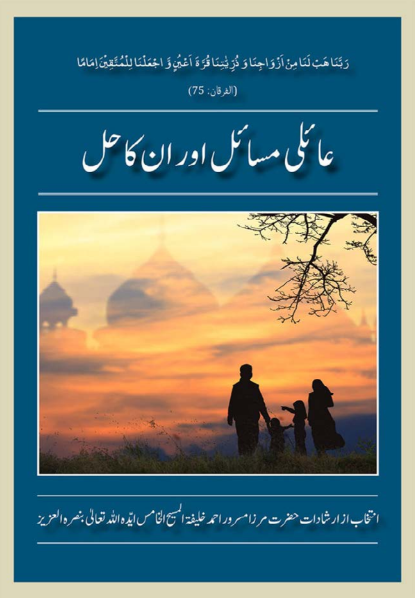

''عائلی مسائل کے متعلق جو مَیں نے باتیں بیان کی ہیں یہ حالاتِ حاضرہ کے مطابق ہیں۔ انہیں لجنہ و ناصرات کو پڑھنا چاہئے اور اِن باتوں پر عمل کرنا چاہئے۔ نیز مجالس کو بھی اِن باتوں کو پیش نظر رکھنا چاہئے اور وقتاً فوقتاً انہیں اجلاسات اور میٹنگز میں دہراتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ لجنہ کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین''

دنیا بھر میں قریباً ہر احمدیہ بُک شاپ سے دستیاب اس کتاب کا رنگین سرورق سادہ مگر باوقار تأثر کا حامل ہے۔ سورۃ الفرقان کی دعائیہ آیت (نمبر 75) '' رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا'' سرورق کی زینت ہے اور دراصل اس آیت کریمہ کی عملی تفسیر کو احمدی معاشرہ میں رواج دینے کے لئے یہ کتاب مدوّن کی گئی ہے۔ حضور انور کی شفقت سے اس کتاب کا ہدیہ نہایت معمولی رکھا گیا ہے تا کہ ہر احمدی گھرانہ نہ صرف اس کتاب سے خود استفادہ کر سکے بلکہ تحفۃً دوسروں کو بھی پیش کر سکے۔ اس نہایت مفید کتاب کا انگریزی زبان میں ترجمہ

''Domestic Issues and their Solutions''

کے نام سے طبع ہو چکا ہے۔ نیز چند دیگر زبانوں (مثلاً عربی، فرانسیسی، جرمن، انڈونیشین اور بنگلہ وغیرہ) میں تراجم کا کام بھی مختلف مراحل میں ہے۔

(مقتبس از الفضل انٹرنیشنل یکم فروری 2019ء)

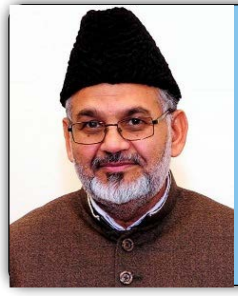

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 33)

اردو لنک نے اپنی اشاعت 23 تا 29 مارچ 2007ء صفحہ 6 ''دین کی باتیں'' کے تحت خاکسار کا مضمون ''اسلام میں عورت کی عظمت و احترام اور مغربی معاشرہ'' کی قسط نمبر 12 خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

مضمون میں اخبار نے قرآن کریم کے سورہ نساء کی آیت نمبر 2 کا ترجمہ موٹے الفاظ میں لکھ کر ہائی لائٹ کیا ہے جو یہ ہے:

''اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلایا۔ اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رحموں کے تقاضوں کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔''

(النساء: 2- 4)

مضمون میں 3 آیات کریمہ مختلف سورتوں سے لکھی گئی ہیں۔ ایک آیت الاحزاب 33:36 کی ہے اور ایک آیت سورۃ النمل 16:98 کی ہے۔ تینوں آیات کے عربی اور پھر ترجمہ لکھنے کے بعد خاکسار نے لکھا ہے کہ:

انصاف کی نظر سے دیکھنے اور پرکھنے والا ہے کوئی، جو مرد اور عورت میں مساوات کی یہ تعلیم اپنے مذہب سے دکھا سکے؟ اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی نظم آئینہ کمالات اسلام سے 6 اشعار لکھے گئے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمد سے ہی کھایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
مصطفےٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

خاکسار نے اس کے بعد اسلام میں درپیش دشواریوں کا ذکر کیا ہے کہ ہمیں درحقیقت خود قرآن سمجھنے اور عمل کی ضرورت ہے۔ ورنہ دوسرے مذہب والے یہی کہتے ہیں کہ جب تم خود قرآن کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے تو ہمیں کیسے کہتے ہو کہ قرآن کی تعلیم سب سے اچھی ہے۔

خاکسار نے اسی مضمون میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی سیرت خاتم النبیین سے یہ حصہ بھی لکھا کہ:

''آنحضرتؐ کی امتیازی خصوصیت میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے طبقہ نسواں کے تمام جائز اور واجبی حقوق کی پوری پوری حفاظت فرمائی ہے بلکہ حق یہ ہے کہ دنیا کی تاریخ میں آپؐ سے پہلے یا آپؐ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں گزرا جس نے عورت کے حقوق کی ایسی حفاظت کی ہو جیسی آپؐ نے کی ہے۔ چنانچہ ورثہ میں، بیاہ شادی میں، خاوند بیوی کے تعلقات میں، طلاق وخلع میں، اپنی ذاتی جائیداد کے پیدا کرنے کے حق میں، اپنی جائیداد کے استعمال کرنے کے حق میں، تعلیم کے حقوق میں، بچوں کی تعلیم و تربیت کے حقوق میں، قومی اور ملکی معاملات میں حصہ لینے کے حق میں، شخصی آزادی کے معاملہ میں، دینی حقوق اور ذمہ داریوں میں، الغرض دین و دنیا کے ہر اس میدان میں جس میں عورت قدم رکھ سکتی ہے، آنحضرتؐ نے اس کے تمام واجبی حقوق کو تسلیم کیا ہے اور اس کے حقوق کی حفاظت کو اپنی امت کے لئے مقدس امانت اور فرض کے طور پر قرار دیا ہے۔''

یہ لکھنے کے بعد خاکسار نے ''**عورت کی ذمہ داریاں**'' لکھیں کہ جب اسلام نے عورت کو اتنا بلند مقام، عزت، عظمت دی ہے تو اس سے بھی اپنے فرائض اور ذمہ داریاں ادا کرنی ہوں گی وہ کیا ہیں۔ یہ ذمہ داریاں خاکسار نے کتاب شمع حرم از ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ سے لی ہیں۔ اس حصہ مضمون میں جو بات ہے وہ یہ ہے کہ:

''1۔ خاوند کا درجہ اور عظمت کو سب سے بلند اور اعلیٰ سمجھو۔ 2۔ خدا تعالیٰ کے بعد تجھ پر تیرے خاوند کا حق ہے تو حتی الوسع اس کی فرمانبرداری کر۔ 3۔ خاوند کی اطاعت کے بعد اولاد کی تربیت تیرا فرض ہے۔ اگر صرف ان تین باتوں پر ہی عمل ہو جائے تو یقین کر کہ تو جنت کی حور، خدا کی پاکباز اور پیاری بندی اور دنیا کی رونق اور برکت ہے۔''

انڈیا پوسٹ نے اپنی شاعت 30 مارچ 2007ء صفحہ 11 پر اس عنوان سے 4 تصاویر کے ساتھ ہماری 3 روزہ قرآن کانفرنس کی خبر لگائی۔

Three-day annual Confernece on Quran

تین دن سالانہ قرآن کانفرنس

ایک تصویر میں سامعین قرآن کلاس سن رہے ہیں اور نوٹس لے رہے ہیں۔ ایک تصویر میں منور سعید صاحب قرآن کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ ایک تصویر میں برادر منیر حامد صاحب نائب امیر امریکہ برادر رشید رینو صاحب کو انعام دے رہے ہیں ایک تصویر میں خاکسار دو آدمیوں کو قرآن کریم کی آیات کے بارے میں سمجھا رہا ہے۔

خبر کا متن یہ ہے: سین ہوزے۔ انڈیا پوسٹ نیوز سروس کے حوالہ سے۔

مسجد بیت البصیر سین ہوزے میں 15 مارچ سے 18 مارچ تک سالانہ قرآن کانفرنس منعقد ہوئی جس میں 200 سے زائد مرد و خواتین اور نوجوان شامل ہوئے۔ اس کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے لوگ چینو، لاس اینجلس، فی نکس، مرسڈ، پورٹ لینڈ، سان فرانسسکو اور دیگر شہروں سے آئے۔ ڈاکٹر ظہیر الدین منصور جو واشنگٹن سے آئے تھے نے کانفرنس کی غرض و غایت اور مقاصد بیان کئے۔ انہوں نے کہا کہ ''جو قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔'' امام شمشاد ناصر آف مسجد بیت الحمید چینو نے سورۃ فاتحہ کے معانی اور تفسیر سمجھائی۔ اگلے دن بھی انہوں نے سورۃ فاتحہ کی دعا کے بارے میں تفصیل سے بتایا کہ کس طرح اس دعا کے ذریعہ انسان روحانی اور اخلاقی طور پر ترقی کرسکتا ہے۔ امام ارشاد ملہی نے قرآن کو صحیح طور پر پڑھنے کے طریقے سمجھائے اور سکھائے اور ان کے معانی کو سمجھنے میں اس سے کس طرح مدد مل سکتی ہے۔ منور سعید نے جو کہ واشنگٹن سے آئے تھے، نے آخری زمانے سے متعلق قرآن کریم کی پیشگوئیاں بیان کیں۔ ڈاکٹر خالد شیخ آف چینو نے قرآن اور سائنس کے بارے میں بیان کیا۔ اس کانفرنس کا ایک اور پروگرام سوال و جواب بھی تھا۔ جس میں سامعین کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔

چینو چیمپئن نے اپنی اشاعت 31 مارچ تا 16 اپریل 2007ء صفحہ C6 پر ہماری خبر اس عنوان سے دی۔

Three-Day Koran Conference

3 دن کی قرآن کانفرنس

اخبار نے لکھا کہ قریباً 200 افراد (مرد و زن اور بچوں) نے 2007ء کی سالانہ قرآن کانفرنس جو کہ مارچ کے تیسرے ہفتہ میں بیت البصیر سان ہوزے میں ہوئی تھی شرکت کی امام شمشاد ناصر آف بیت الحمید چینو نے اس موقعہ پر قرآن کریم کی پہلی سورت ''فاتحہ'' معانی سمجھائے۔ ڈاکٹر خالد شیخ نے ''قرآن اور سائنس'' کے موضوع پر تقریر کی۔ امام شمشاد اس پینل کے بھی ممبر تھے۔ جنہوں نے سامعین اور شاملین کے سوالوں کے جواب دیئے۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 30 مارچ تا 15 اپریل 2007ء صفحہ 6 ''دین کی باتیں'' کے تحت خاکسار کے مضمون بعنوان ''اسلام میں عورت کی عظمت، احترام اور مغربی معاشرہ'' کی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔ اخبار نے مضمون کے ایک حصہ کو ہائی لائٹ بھی کیا ہے اور بڑے خوبصورت گول دائرہ میں یہ لکھا ہے:

''خدا تعالیٰ نے جو یہ بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر تخلیق میں کچھ خلقی فضیلتیں ایسی رکھی ہیں جو دوسری تخلیق میں نہیں ہیں اور بعض کو بعض پر فضیلت ہے۔ قوام کے لحاظ سے مرد کی ایک فضیلت کا اس میں ذکر فرمایا گیا ہے ہرگز یہ مراد نہیں کہ مرد کو ہر پہلو سے عورت پر فضیلت ہے۔''

دراصل اس مضمون کے شروع میں ہیڈ لائن یہ ہے۔ **کچھ مردوں کے لئے نصائح**۔ کیونکہ پچھلی قسط میں خواتین کے لئے کچھ نصائح لکھی گئی تھیں۔ خاکسار نے شروع میں ایک اقتباس حضرت مسیح موعودؑ کا ملفوظات سے یہ دیا ہے:

''فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں ہم کو خدا نے مرد بنایا۔ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکریہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔'' اس کے علاوہ ایک اور اقتباس بھی درج کیا گیا ہے جس میں مردوں کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی نصائح ہیں۔ پھر

عورتوں کے حقوق کے ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ کا یہ اقتباس بھی درج کیا گیا ہے۔

’’عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔مختصراً الفاظ میں فرما دیا ہے وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (البقرہ:229) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں...... چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوست کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہی یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ۔تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لئے اچھا ہے۔‘‘ اس کے بعد ایک اور نصیحت حضرت الحاج مولانا حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح الاول کی حقائق الفرقان سے یہ لکھی ہے:

’’اللہ تعالیٰ تاکید فرماتا ہے کہ اپنے اہل خانہ کو وعظ و نصیحت کرتے رہو اور انہیں نیک باتوں کی طرف متوجہ کرتے رہو تا کہ وہ بھی عذاب سے بچیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ مرد عورتوں کے مودب ہوا کرتے ہیں تا کہ ان کو ہر قسم کے آداب شرعیہ و اسلامیہ سکھا دیں۔‘‘

(سورۃ التحریم،حقائق الفرقان صفحہ 150)

مضمون میں اس عنوان کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تفسیر سے بھی استفادہ کیا گیا ہے کہ

مردوں کی عورتوں پر قوّام ہونے کی حقیقی تفسیر

’’سب سے پہلے تو یہ لفظ قوّام کو دیکھتے ہیں قوام کہتے ہیں ایسی ذات کو جو اصلاح احوال کرنے والی ہو۔ جو درست کرنے والی ہو۔ جو ٹیڑھے پن اور کجی کو صاف سیدھا کرنے والی ہو چنانچہ قوام اصلاح معاشرہ کے لئے ذمہ دار شخص کو کہا جائے گا۔

پس قَوَّامُوْنَ حقیقی معنیٰ یہ ہے کہ عورتوں کو اصلاح معاشرہ کی اول ذمہ داری مرد پر ہوتی ہے۔ اگر عورتوں کا معاشرہ بگڑنا شروع ہو جائے، ان میں کج روی پیدا ہو جائے ان میں ایسی آزادیوں کی رو چل پڑے جو ان کے عائلی نظام کو تباہ کرنے والی ہو تو عورت پر دوش دینے سے پہلے مرد اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کو نگران مقرر فرمایا تھا۔معلوم ہوتا ہے انہوں نے اپنی بعض ذمہ داریاں اس سلسلہ میں ادا نہیں کیں۔

...... قرآن کریم سچ فرماتا ہے کہ جس کے اوپر رزق کی ذمہ داری ہو گی اسے طبعی طور پر ایک فضیلت حاصل ہو جائے گی یہ ایک واقعاتی اظہار ہے اس پر کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش نہیں۔‘‘

(حوالہ)

مضمون کے آخر میں ایک یہ حدیث بھی درج ہے جہاں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے’’دنیا ساز و سامان کی جگہ ہے اور اسکا بہترین سامان نیک عورت ہے۔‘‘

(مسلم)

مضمون کے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس فون نمبر اور ای میل لکھا ہوا ہے۔

الاخبار نے عربی سیکشن کی اشاعت 5 اپریل 2007ء صفحہ 19 پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے ساتھ عربی زبان میں آپ کی عربی تصانیف سے اقتباسات شائع کئے ہیں۔ اس کا عنوان اخبار نے یہ لگایا ہے

امام (مہدی) مرزا غلام احمد کی عربوں کے ساتھ محبت

خاکسار نے اس سے قبل اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اس اخبار کا ایڈیٹر بھی عیسائی ہے۔ مگر حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کی تحریرات کو شائع کرتا ہے۔ بغیر کسی تعصب کے بلکہ دوسروں کے سامنے بھی اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ مذہب رواداری اور باہم عزت و احترام سکھاتا ہے۔

اس مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی چار عربی کتب سے اقتباسات ہیں۔

حمامۃ البشریٰ جلد 7 روحانی خزائن صفحہ 182-183

منن الرحمن جلد 9 روحانی خزائن صفحہ 166-168

الھدیٰ و التبصرۃ لمن یریٰ۔جلد نمبر 18 روحانی خزائن صفحہ 311-312

آئینہ کمالات اسلام جلد نمبر 5 روحانی خزائن صفحہ 419-422

حمامۃ البشریٰ: ’’اے عرب کے شریفو! میں دل و جان سے تمہارے ساتھ ہوں اور میرے رب نے عرب کی نسبت مجھے بشارت دی اور الہام کیا ہے کہ میں ان کی خبر گیری کروں اور ٹھیک راہ بتاؤں اور ان کا حال درست کروں اور ان شاء اللہ تم مجھے اس بارے میں کامیاب پاؤ گے۔

اے میرے پیارے دوستو! تائید اسلام (اور اس کی تجدید) کے لئے خدا تعالیٰ مجھ پر خاص تجلّی سے چمکا اور برکات کی بارشیں مجھ پر برسائیں اور رنگا رنگ کے انعام مجھ پر کئے ہیں اور اسلام کی تنگی کے وقت اور امت خیرالانام کے تنگ عیش کے زمانہ میں خدا نے مجھے بہت سے فضلوں اور فتوحات اور تائیدات کی بشارتیں دی ہیں۔ پس آپ لوگوں کو ان نعمتوں میں شریک کرنے کا مجھے بہت شوق پیدا ہوا اور اب تک مجھے یہی شوق ہے۔ تو کیا تمہیں بھی خواہش ہے کہ اللہ کے لئے میرے ساتھ مل جاؤ۔‘‘

منن الرحمٰن کے اقتباس سے قبل اخبار نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے حوالہ سے یہ لکھا کہ :

حضرت امام مہدی علیہ السلام نے یہ اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی ہے کہ لغت عربی ام الالسنہ ہے۔ یعنی ’’تمام زبانوں کی ماں‘‘ اور یہ کہ تمام زبانیں عربی سے ہی نکلی ہیں اور یہ وہ زبان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اولاً آدم علیہ السلام کو سکھائی اور اس ضمن میں آپؑ نے دلائل دیئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی منشاء سے عرب کے ام القریٰ (مکہ) میں آنحضرتؐ خاتم النبیین کو پیدا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو زبان عربی میں قرآن کریم عطا فرمایا جو کہ تمام جہانوں کے لئے ہے۔

اس ضمن میں حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اور اس مجمل کی تفصیل یہ ہے کہ اس نے زبانوں کی تحقیق کی طرف سے میرے دل کو پھیر دیا اور میری نظر کو متفرق زبانوں کے پرکھنے کے لئے مدد دی اور مجھ کو سکھلایا کہ عربی تمام زبانوں کی ماں اور ان کی کیفیت کی جامع ہے اور وہ نوع انسان کے لئے ایک اصل زبان اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک الہامی نعمت ہے اور انسانی پیدائش کا تتمہ ہے جو احسن الخالقین نے ظاہر کیا ہے۔

پھر مجھے خدائے قادر کی کلام سے معلوم ہوا کہ عربی دلائل نبوت رسول اللہؐ کا ایک ذخیرہ ہے اور اس شریعت کے لئے بڑی بڑی شہادتوں کا مجموعہ ہے سو میں اس خیر المنعمین کے آگے سجدہ میں گر پڑا...اور باوصف اس کے میں نے دوسری زبانوں کو دیکھا کہ گندی کے سبزہ کی طرح ہیں اور میں نے ان کے گھروں کو ویران پایا اور ان کے اہل کو مصیبتوں میں دیکھا۔ اور یہ دیکھا کہ وہ زبانیں مسافروں کی طرح کوچ کرنے کے لئے تیار ہیں۔‘‘

الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ۔ ’’اس کے علاوہ ان میں یہ عیب بھی ہے (یعنی مسلمان بادشاہوں میں) کہ وہ عربی زبان کی اشاعت نہیں کرتے اور ترکی یا فارسی کی اشاعت کرتے ہیں اور واجب تھا کہ اسلامی شہروں میں عربی زبان پھیلائی جاتی۔ اس لئے کہ وہ زبان ہے اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی اور پاک نوشتوں کی۔ اور ہم تعظیم کی نگاہ سے ان مسلمانوں کو نہیں دیکھتے جو اس زبان کی تعظیم نہیں کرتے اور نہ ہی اسے اپنے شہر میں پھیلاتے ہیں اس لئے کہ شیطان کو پتھراؤ کریں اور یہ بڑا سبب ہے ان کی تباہی کا اور ان کے وبال کا نشان ہے۔ اس لئے کہ وہ ستھرے باغ کو چھوڑ کر گوبر کے دمنہ پر جھک پڑے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے اپنا مال پھینک دیا ہے اور اپنا تھیلا (جس میں مال اسباب رکھا جاتا ہے) پارہ پارہ کر دیا ہے اور ادنیٰ کو اعلیٰ کے بدلہ لے لیا ہے اور یہودیوں کی مانند ہو گئے ہیں اور اگر چاہتے تو عربی کو قومی زبان بناتے اس لئے کہ عربی زبان تمام زبانوں کی ماں ہے اور اس میں قسم قسم کے عجائبات اور قدرت کی امانتیں ہیں۔‘‘

آئینہ کمالات اسلام کے اقتباس لکھنے سے قبل اخبار نے لکھا کہ حضرت مرزا غلام احمد (امام مہدی علیہ السلام) کو عربوں سے شدید محبت تھی۔ اور عربوں سے محبت آپ کے ایمان کا حصہ ہے اور اسی وجہ سے یہ محبت خدا کے لئے اس کے رسولؐ اور اس کے دین کے لئے ہے۔ اور آپ عملی طور پر رسول کریمؐ کی اس حدیث کے مصداق تھے کہ جس میں آپؐ نے فرمایا ’’حُبُّ الْعَرَبِ مِنَ الْاِیْمَانِ‘‘ کہ عربوں سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ آپ کی کتب میں جابجا اس بات کا اظہار ملتا ہے کہ آپ علیہ السلام کو عربوں سے کس قدر محبت تھی اور آپ نے ان کی متعدد جگہ تعریف بھی فرمائی ہے جیسا کہ اس جگہ آئینہ کمالات اسلام کے اس اقتباس سے ظاہر ہے:

’’اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ! اے خالص عرب کے نیک اور بزرگ لوگو! سلام اے نبی کریمؐ کی زمین اور بیت اللہ عظیم کے پڑوس میں رہنے والو! تم اسلام کی بہترین امت ہو۔ اور اس بلند خدا کا سب سے بہتر گروہ ہو۔ کوئی قوم تمہاری شان کو نہیں پہنچ سکتی۔ یقیناً تم شرف، بزرگی اور منزلت میں بڑھ کر ہو، تمہارے لئے یہی فخر کافی ہے کہ اللہ نے حضرت آدمؑ سے جو وحی شروع کی اس کو اس نبیؐ پر ختم کیا۔ جو تم میں سے تھے اور تمہاری زمین ان کا وطن، ان کی پناہ اور جائے پیدائش تھی۔ اے اس سرزمین کے باسیو! جس کو محمد مصطفیؐ کے قدموں نے رونق بخشی، اللہ تم پر رحم کرے اور تم سے راضی ہو اور تم کو راضی رکھے، میں تمہارے بارے میں اچھا ظن رکھتا ہوں۔ اے اللہ کے بندو! میری روح میں تمہاری ملاقات کے لئے بڑی تشنگی ہے۔ میں تمہارے ملکوں کو اور تمہاری جمعیت کی برکات دیکھنے کا مشتاق ہوں

تا اس زمین کو دیکھوں جس کو مخلوق کے سردار کے قدموں نے چھوا۔ اور اس مٹی کا سرمہ اپنی آنکھوں میں لگاؤں۔ اس زمین کی صلاحیتوں اور صلحاء کو ملوں اس خطے کے مقدس مقامات اور علماء کو دیکھوں۔ اور اس کے اولیاء اور اس کے بڑے بڑے نظاروں سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کروں۔ پس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے تمہاری مٹی دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی بڑی عظمت کے ذریعہ تمہاری زیارت سے مجھے خوش کرے۔

اے میرے بھائیو! میں تم سے، تمہارے ملکوں سے، تمہارے رستے کی ریت سے اور تمہاری گلیوں کے پتھروں سے بھی محبت کرتا ہوں اور تمہیں جو کچھ اس دنیا میں ہے اس پر ترجیح دیتا ہوں۔

اے عرب کے جگرو! تمہیں اللہ نے سابقہ برکات کے علاوہ دوسری کثیر عنایات اور بڑی رحمتوں سے نوازا ہے، تمہارے پاس وہ بیت اللہ ہے جس کی وجہ سے بستیوں کی ماں (مکہ) کو برکت دی گئی ہے۔ تم میں اس مبارک نبی کریمؐ کا روضہ ہے جس نے دنیا کے تمام کناروں میں توحید کو پھیلایا اور اللہ کے جلال کو ظاہر کیا اور روشن کیا۔ تم میں وہ قوم تھی جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی مدد کو پوری جان و دل، پوری روح اور پوری عقل سے انہوں نے دین اللہ اور اس کی پاک کتاب کی اشاعت کے لئے اپنے مال اور جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ صرف تم ہی ان فضائل سے مخصوص کئے گئے ہو۔ جو تمہاری عزت نہیں کرتا وہ یقیناً زیادتی اور ظلم کرتا ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام)

الاخبار نے اپنی اشاعت 5 اپریل 2007ء صفحہ 23 پر اپنے انگریزی سیکشن میں 3 تصاویر کے ساتھ ہماری نویں قرآن کانفرنس کی خبر شائع کی۔ ایک تصویر سامعین کی ہے۔ ایک تصویر میں ہیڈ ٹیبل پر ارشاد ملی صاحب، سیدشمشاد احمد ناصر، منورسعید صاحب ہیں جبکہ پوڈیم سے وسیم ملک صاحب صدر جماعت خوش آمدید کر رہے ہیں۔ خبر کا متن یہ ہے:

سین ہوزے: مسجد بیت البصیر میں قریباً 200 مرد وخواتین اور بچوں نے 9 ویں سالانہ قرآن کانفرنس میں شرکت کی جوسین ہوزے کی مسجد بیت البصیر میں 15تا 18 مارچ 2007ء کو ہوئی تھی۔ اس کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے چینو، لاس اینجلس، فی نکس، مرسڈ، پورٹ لینڈ، سان فرانسسکو اور دیگر شہروں (جماعتوں) سے لوگ تشریف لائے تھے۔ ظہیر الدین منصور جو واشنگٹن سے تشریف لائے تھے نے کانفرنس کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔

کانفرنس کی تفصیل سے خبر پہلے بھی گزر چکی ہے۔

ان لینڈ ڈیلی بلٹن نے (یہ یہاں کا دوسرا بڑا اخبار ہے) اپنی اشاعت 6 اپریل 2007ء صفحہ 10 پر ایک بڑی تصویر کے ساتھ (سامعین) قرآن کانفرنس کی یوں خبر دی ہے۔

Members Trek to San Jose for annual conference.

سالانہ کانفرنس کے لئے ممبرز کا سفر خبر Mr Matt Wrye نے دی ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ مسجد بیت الحمید کے افراد نے دور دراز سین ہوزے کا سفر اختیار کیا اور کانفرنس میں شمولیت کر کے اپنے مذہب کے بارے میں مزید علم سیکھا۔ دوسرے مذاہب کی طرح مسجد بیت الحمید بھی گزشتہ 20 سال سے یہاں پر ہفتہ وارتعلیمی کلاسز کا اہتمام کرتی ہے۔ حال ہی میں جب امام شمشاد ناصر یہاں آئے ہیں، تو انٹر فیتھ کی میٹنگز کا بھی اہتمام کیا جا رہا ہے اور وہ علاقہ کے دیگر مذہبی عمائدین، پاسٹرز، ربائی وغیرہ سے بھی ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ اس موقعہ پر ایک انٹرویو میں امام شمشاد نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے کے قریب ہوں تا کہ ایک دوسرے کو سمجھیں اور ایک دوسرے سے اس کے مذہب کے بارے میں معلومات ملیں۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ دوسری کمیونٹیز کے ساتھ محبت اور احترام کے تعلقات قائم کئے جائیں۔ اخبار نے آخر میں لکھا کہ اگر آپ مذہبی لیڈر ہو اور امام شمشاد سے ملاقات کرنا چاہتے ہو تو اس نمبر پر فون کر لیں۔

909-627-2252 (یہ مسجد کے دفتر کا نمبر ہے)

اردو لنک نے اپنی اشاعت 6تا12 اپریل 2007ء صفحہ 2 پر 5 تصاویر کے ساتھ ہماری قرآن کانفرنس کی خبر شائع کی ہے۔ سب تصاویر کے نیچے یہ لکھا ہے:

نویں سالانہ قرآن کانفرنس کے موقعہ پر لاس اینجلس سے مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر، واشنگٹن سے ڈاکٹر ظہیر الدین منصور اور فلاڈلفیا سے برادر منیر حامد اور دیگر موجود ہیں۔ اخبار کی شہ سرخی یہ ہے:

امریکہ کے مغربی ساحل پر قرآنی علوم کی ترویج اور تدریس کے لئے نویں سالانہ کانفرنس کا انعقاد

قرآن کریم کی تعلیمات کو چھوڑ کر ہزیمت کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔

امام سیدشمشاد احمد ناصر

سان ہوزے۔ نمائندہ لنک۔ گزشتہ ہفتہ امریکہ کے مغربی ساحل پر سان ہوزے کے علاقہ میں نویں سالانہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس سہ روزہ قرآن کانفرنس میں مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر، واشنگٹن سے ظہیر الدین منصور احمد صاحب اور فلاڈلفیا سے برادر منیر حامد صاحب اور دیگر شہروں سے آنے والے 250 لوگوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کا آغاز نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت البصیر، سان ہوزے میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعد میں ڈاکٹر ظہیر الدین منصور نے افتتاحی تقریر میں اس کانفرنس کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی اور مہمانوں کی آمد پر شکریہ کہا۔ اس موقعہ پر امام شمشاد نے سورۃ فاتحہ کے معانی اور تفسیر بیان کی۔ امام شمشاد نے بتایا کہ یہ سورت بہت اہم ہے اور اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی 4 بڑی صفات کا ذکر پایا جاتا ہے۔ یعنی رب العالمین، الرحمٰن، الرحیم اور مالک یوم الدین اور ان صفات کے مظہر اتم حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ تھے۔ امام ناصر نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں مزید بتایا کہ اس مبارک سورت میں اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم اور منعم علیہ گروہ میں شامل ہونے کی ترغیب دی ہے جس کا ذکر انعمت علیہم میں ہے یعنی نبی، شہید، صدیق اور صالح۔ اس طرح اس سورت میں دجال کے فتنے کی خبر اور یہود ونصاریٰ کے فتنوں کی خبر کر دی گئی۔ جس سے بچنے کے لئے اس سورت کو بار بار پڑھنے اور اس کے مطالب پر عمل کرنے کی ضرورت ہے فتنہ دجال سے بچنے کے لئے امام صاحب نے بتایا کہ احادیث میں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ سورۃ الکھف کی ابتدائی دس آیات اور آخری دس آیات کی تلاوت کرنی چاہئے جس سے فتنہ دجال سے بچنے میں مدد ملے گی۔ اس وقت قرآن کریم کی تعلیمات پرعمل پیرا ہونے ہی میں اسلام اورمسلمانوں کی ترقی ہے اور قرآن کریم کی تعلیمات کو چھوڑ کر ہزیمت کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔

اخبار نے مزید لکھا کہ اس سہ روزہ کانفرنس میں دیگرمقررین میں سے ایک امام ارشاد احمد ملی تھے جنہوں نے شرکاء کو قرآن کریم کو باترجمہ سیکھنے کی ترغیب دلائی۔ اور اس کے لئے کئی رموز سکھائے۔ ڈاکٹر خالد شیخ آف چینو نے سلائیڈز شو دکھاتے ہوئے قرآن اور سائنس کے موضوع پر نہایت ہی دلچسپ اورموثر لیکچر دیا۔ اس کانفرنس کے دوران نوجوانوں کے ساتھ سوال و جواب کی نشستوں کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔جس میں نوجوانوں کے موجودہ معاشرہ میں پیدا ہونے والےشکوک وشبہات کا جواب دیا گیا۔سوالات کے جواب دینے کے لئے ایک پینل بھی مقرر کیا گیا تھا۔جس میں امام سیدشمشاد ناصر، امام ارشاد ملی، منورسعید اور امام ذکی کوثر شامل تھے۔ فلاڈلفیا سے آئے ہوئے منیر حامد صاحب اس کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے انہوں نے اپنے خطاب میں قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے شرکاء کی توجہ اس واقعہ کی طرف مبذول کرائی کہ جب اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ کی آیات نازل ہوئیں تو اس کے معانی کے ساتھ ساتھ اس میں ایک راز کی خبر بھی تھی جو اس وقت صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سمجھ آئی اور وہ خبر رسول اللہؐ کے وصال کی خبر تھی۔ انہوں نے کہا ایسے رموز کو سمجھنا صرف قرآن سے محبت کے ذریعہ ہی حاصل ہوتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہم قرآن کو زندہ کتاب بنائیں گے تو یہ کتاب ہمیں بھی زندگی بخشے گی۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی 12 اپریل 2007ء کی اشاعت میں نصف سے زائد صفحہ پر 10 تصاویر کے ساتھ ہمارے قرآن کانفرنس کی خبر دی۔ جس میں تمام مقررین لیکچر دیتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں اور سامعین بھی بیٹھے ہیں۔ سامعین کی قرآن کے بارے میں راہنمائی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے جا رہے ہیں۔ خبر کی تفصیل قریباً وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے۔

وکٹرول ڈیلی پریس نے اپنی 14 اپریل 2007ء کی اشاعت میں

Ask the Clergy by Imam Shamshad A.Nasir

خاکسار نے اس اخبار کا تعارف پہلے کروادیا ہوا ہے۔ اس اخبار نے عوام کے سوالات کے جوابات دینے کے لئے ایک فورم بنایا ہے۔ جس میں زیادہ تر خاکسار ہی سوالوں کے جواب دیتا رہا ہے۔ اس اشاعت میں ایک سوال یہ آیا تھا۔ کیا اس وقت کوئی نبی زندہ (جسمانی طور پر) ہے؟

اس کا جواب خاکسار نے یہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نبیوں کو دو وجوہات کی بناء پر مبعوث کرتا ہے۔ ایک یہ کہ جب خدا کسی نبی کو شریعت دے کر بھیجے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ تشریف لائے یا پھر محمدؐ شریعت کے ساتھ تشریف لائے۔ اور پھر انہی شریعتوں کے تابع نبی آئے جیسے حضرت عیسیٰؑ، حضرت موسیٰؑ کی شریعت کے تابع تھے۔ جیسا کہ آپ نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ میں حضرت موسیٰؑ کی شریعت کے تحت ہوں۔ موسیٰؑ کی

شریعت اور قانون کو برباد کرنے نہیں آیا۔

جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ محمدؐ سب نبیوں کے بڑے اور افضل نبی ہیں جو شریعت لے کر آئے۔ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو شریعت لے کر آئے، لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ آپ کی امت سے آپؐ کا پیروکار آپؐ کا تابع جس کو امام مہدی کا درجہ دیا جائے گا اور مسیح موعودؑ کا لقب ملے گا۔ آخری زمانے میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے آئے گا اور آپؐ کے تابع ہو گا۔

جیسا کہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے اس کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی وہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں۔ آپ 1835ء میں پیدا ہوئے اور 1908ء میں آپؑ کی وفات ہوئی۔ آپ قادیان انڈیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی خلافت آج تک جاری ہے۔ اس وجہ سے اس وقت جسمانی طور پر کوئی نبی زندہ نہیں ہے۔

اسی طرح اس میں ہی ایک اور سوال کا جواب بھی دیا گیا ہے کہ اسلام کا ایسے لوگوں کے بارے میں کیا نظریہ ہے جو قدرتی آفات کا شکار ہوتے ہیں۔حضور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کتاب سے اس کا جواب لکھا گیا۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 20 اپریل 2007ء صفحہ B-4پر ہماری ایک خبر اس عنوان سے شائع کی ہے۔

Muslims and Christians Hold Open Dialogue.

مسلمان اور عیسائی آپس میں فراخدلانہ گفتگو کر رہے ہیں

سٹاف رپورٹر کے ذریعہ انہوں نے خبر میں لکھا۔ جماعت احمدیہ مسلمہ اور عیسائیوں کے ایک گروپ نے آپس میں 24 مارچ کو ایک کھلے عام گفتگو کا اہتمام کیا جو کہ لاس اینجلس ویسٹ کے علاقہ میں ہوا۔ اس گفتگو کا مقصد آپس میں تعلقات میں مضبوطی ایک دوسرے کو سمجھنا اور احترام پیدا کرنا تھا۔ 50 سے زائد افراد نے اس میں شرکت کی۔ ابراہیم نعیم نے۔ حاضرین کو خوش آمدید کہااور سپیکرز کا تعارف کرایا۔

اس موقعہ پر پہلے سپیکر علاقہ کے چیف آف پولیس Mr John Neu تھے۔ انہوں نے پولیس کے ذرائع کے مطابق بتایا کہ پولیس کس طرح علاقے میں جرائم کم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور اسی طرح بتایا کہ پولیس کا محکمہ کس طرح لوگوں کو بہترین واقفیت اور معلومات عامہ دینے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ اس کے بعد پاسٹر ایوان جو کہ سالویشن آرمی کے تھے نے خطاب کیا۔ انہوں نے عیسائی عقیدے کے مطابق کفارہ اور نجات کے بارے میں اپنا نظریہ پیش کیا۔

امام شمشاد آف احمدیہ مسلم جماعت نے 5 ارکان اسلام اور 6 بنائے اسلام کے بارے میں مختصراً تعارف کرایا۔ اس کے بعد دلچسپ سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔سوالوں میں مختلف قسم کے سوالات تھے۔مثلاً اللہ تعالیٰ کا تصور مرنے کے بعد کیا ہو گا۔ اور نجات کس طرح حاصل ہوسکتی ہے۔ اس خبر کے ساتھ ایک تصویر بھی دی گئی ہے جو کہ خاکسار کی تقریر کرتے ہوئے ہے۔ خاکسار نے ہاتھ میں ایک میگزین بھی اٹھایا ہوا ہے جس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر نظر آرہی ہے۔

الاخبار نے اپنے انگریزی سیکشن میں 2 مئی 2007ء صفحہ 29 پر ہماری مذکورہ بالا خبر مسلمانوں اور عیسائیوں کا کھلا تبادلہ خیالات 4 تصاویر کے ساتھ نصف سے زائد صفحہ پر دی ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار نے ہاتھ میں میگزین اٹھایا ہوا ہے اور پوڈیم سے تقریر کر رہا ہے۔ اس میگزین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر نمایاں ہے جسے دکھایا جارہا ہے۔ دوسری تصویر میں پاسٹر ایوان پوڈیم پر تقریر کر رہے ہیں۔ تیسری تصویر ایک گروپ فوٹو ہے جس میں عیسائی حضرات اور خاکسار اور برادر علیم ہیں۔ چوتھی تصویر میں خاکسار چیف پولیس، اسسٹنٹ چیف پولیس اور پولیس کے دیگر ممبران سے گفتگو کر رہا ہے۔

اس خبر میں جو زائد بات لکھی گئی ہے وہ یہ ہے کہ امام شمشاد نے 5 ارکان اسلام بیان کرنے کے بعد حاضرین کو بتایا کہ جماعت احمدیہ کے بانی نے امن کو قائم کرنے کی سیدھی راہ بھی بتائی ہے اور حضرت عیسیٰ اور عیسائیت کے بارے میں اسلامی نقطہ نگاہ کو بھی پیش کیا کہ قرآن کریم یہ کہتا ہے کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی، ہر شخص کو اپنی صلیب خود اٹھانا ہو گی۔

امام نے کہا کہ قرآن کریم اور بائبل کے بیان کے مطابق حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ ہی وہ اس جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ امام شمشاد نے بائبل سے حوالے بھی پیش کئے۔

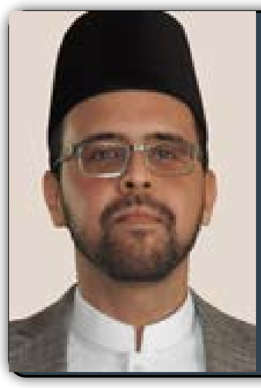

فرحان حمزہ قریشی۔ استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلوت نشینی پر اعتراض کا جواب

حال ہی میں سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرتِ طیّبہ پر ایک بدقسمت معاند کا اعتراض پڑھنے کو ملا۔ جو سراسر بدظنی اور گندی ذہنیت کی بناء پر کیا گیا۔حوالہ کتاب ’’ذکرِ حبیب‘‘ مصنّفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کا دیا گیا جس میں یہ لکھا ہے کہ:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ دن میں کسی ایک وقت ایک یا دو گھنٹہ کے واسطے سب سے بالکل علیحدہ ہو جاتے تھے۔‘‘

(ذکرِ حبیب، صفحہ 27، مطبوعہ 2008ء)

اعتراض یہ اٹھایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دن میں ایک دو گھنٹے تنہائی میں کیا کِیا کرتے تھے؟ معترض بدظنی کا تخم سادہ لوح لوگوں کے ذہنوں میں ڈالنا چاہتا ہے۔ حالانکہ تنہائی میں وقت گزارنا کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ بلکہ ہر انسان کچھ وقت تو روزانہ تنہائی میں گزارتا ہے۔ بہر کیف، اس بات کا جواب حضرت اقدس علیہ السلام کے ملفوظات میں ہمیں ملتا ہے۔آیئے دیکھئے کہ آپ خلوت میں کیا کِیا کرتے تھے۔

سن 1900ء کی آخری سہ ماہی کی بات ہے جبکہ آپؑ بعض نہایت اہم تصنیفات کرنے میں مصروف تھے۔ آپ کو کم فرصتی کی وجہ سے باہر احباب کے درمیان بیٹھنے کا موقع نہیں ملتا تھا۔ اس عرصہ میں بعض مہمانوں کے ذہنوں میں غلط فہمیاں پیدا ہوگئیں جن کو دور کرنے کے لئے آپ نے مؤرخہ 21/ستمبر 1900ء کو ایک مختصر، ایمان افروز تقریر فرمائی۔ جسے حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے تحریر میں محفوظ کرلیا اور بعد میں اپنے بعض دوستوں کو ارسال کی۔حضورؑ نے ارشاد فرمایا:

’’میں آجکل بہت کم بیٹھتا ہوں۔ کسی نووارد مہمان کے دل میں خیال گزرے کہ اس کی خاطرداری میں تساہل ہوا۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہاں سفید پوش اور کہنہ پوش میں امتیاز ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں تنہائی میں جو بیٹھتا ہوں تو اپنے دوستوں کے بہبود کے لئے یا تو ان کے لئے دعا کرتا ہوں بعض کے نام لے لے کے اور جن کے نام یاد نہیں انہیں خدا تعالیٰ کے علم کے حوالہ کرتا ہوں۔ یا انہیں کے علوم کی زیادت اور قوت ایمانی کی ترقی کے لئے کتابیں لکھتا ہوں۔‘‘

پھر مثال دے کر فرمایا:

’’مہربان ماں اپنے ناتواں بے کَس بچے کو چھوڑ کر باورچی خانہ میں جا کر تنہا بیٹھتی اور اس کے لئے کھانا تیار کرتی ہے ممکن ہے کہ نادان بچہ یا کوئی ناواقف خیال کرے کہ وہ ستم کر کے بچہ کو چھوڑ گئی ہے۔ مگر دانا جانتا ہے کہ اس کی تنہائی بھی بچہ کی خاطر ہے۔‘‘

فرمایا

’’اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کس قدر مجھے فکر لگی رہتی ہے کہ کسی مہمان کا دل آزردہ نہ ہو۔ اور میں بجز متقی کے کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ میرا اصول یہی ہے اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ‘‘[ترجمہ: بلا شبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔الحجرات: 14]

(اخبار الحکم قادیان، جلد 37، نمبر 1، مؤرخہ 14 جنوری 1934ء، صفحہ 4)

کیسی پاک خلوت نشینی تھی! اس ارشادِ مبارک میں جہاں جاہل معترض کا جواب ملتا ہے وہاں آپ کی مہمان نوازی اور تقویٰ پسندی پر روشنی پڑتی ہے۔

اپنا منہ ہی کر لیا گندا، پاگل نے جب چاند پہ تھوکا

جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَهُوۡقًا

(کلامِ طاہر)

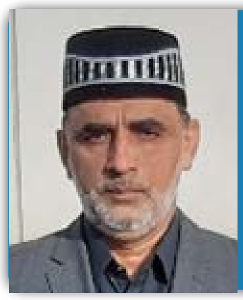

رپورٹ: لئیق احمد مشتاق۔ مبلغ سلسلہ سُرینام، جنوبی امریکہ

افراد جماعت سُرینام کے لئے اعلیٰ سول ایوارڈز

سُرینام دنیا کے ان خوش نصیب ممالک میں سے ایک ہے جہاں مذہبی رواداری اور مذہبی ہم آہنگی موجود اور قائم و دائم ہے۔ رنگ، نسل، مذہب اور عقیدے سے بالاتر ہو کر افراد کی ملکی، قومی اور سماجی خدمات کو سراہا جاتا ہے، اور ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ لوگ کھلے دل کے ساتھ ایک دوسری کی خوشی غمی اور دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ مذہبی اور قومی تہواروں پر یہ مناظر عام دیکھنے کو ملتے ہیں۔

سرینام 25 نومبر 1975ء کو ایک آزاد ملک کی حیثیت سے دنیا کے نقشے پر ظاہر ہوا۔ اور امسال اس ملک نے اپنا 46 واں چھیالیسواں یوم آزادی منایا۔ ہر سال یوم آزادی کے موقعہ پر مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں خدمات انجام دینے والے افراد کو صدارتی ایورڈز سے نوازاجاتا ہے، اور امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت سرینام کے صدر محترم شمشیر علی صاحب، شیخ علی بخش صاحب اور مبلغ سلسلہ سمیت کل پانچ افراد جماعت کو ان کی مذہبی اور سماجی خدمات کے اعتراف میں صدر جمہوریہ کی طرف سے اعلیٰ سول ایوارڈ اور سند امتیاز سے نوازا گیا۔ خاکسار کی ملک میں عدم موجودگی کی وجہ سے بڑے بیٹے عزیزم محمد صہیب اسد نے خاکسار کا ایوارڈ وصول کیا، اور محترم شمشیر علی صاحب صاحب اپنی علالت کی وجہ سے اس تقریب میں شامل نہیں ہو سکے اور ان کی بیٹی عزیزہ فرزانہ مہ جبیں نے ان کا ایوارڈ وصول کیا۔

آزادی سکوائر میں ایک پر وقار تقریب میں ملک کے صدر (Mr. Chandrikapersad Santokhi) مسٹر چندریکا پرشاد سنتوکھی نے اپنی کابینہ کے ساتھ مل کر یہ ایوارڈ تقسیم کئے۔ اور صدر مملکت نے ہر گروپ کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

امسال دیگر افراد کے ساتھ لجنہ اماء اللہ سُرینام کی تین ممبرات محترمہ مریم جمن بخش صاحبہ، محترمہ کلثوم علی جان صاحبہ اور محترمہ جمراتن علی جان صاحبہ کو بھی طلائی تمغہ اور سرٹیفیکیٹ دیا گیا۔ موجودہ عالمی وباء کی وجہ سے محدود تعداد میں لوگوں کو اس تقریب میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ یہ تقریب نیشنل ٹی وی پر لائیو نشر ہوئی۔

سُرینام کی جماعتی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ مرکزی مبلغ سلسلہ کو سول ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔

روزنامہ الفضل آن لائن کے تمام قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ یہ اعزاز جماعت سرینام کے لئے مبارک فرمائے، اور جماعت کے نفوس و اموال میں برکت ڈالے۔ آمین۔

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جو بائیں طرف ہیں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا ابنِ مریم ہیں۔ میں نے کہا ابنِ مریم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہے جو اسرائیل کا نبی تھا۔ اُس نے کہا یہ وہ نہیں، وہ تو فوت ہو چکا۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پیارا ابنِ مریم ہے۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے یہ آواز فرمایا اور اس افسر کو فرمایا کہ بلند آواز سے لوگوں کو کہہ دے کہ جب یہ ہمارا ابنِ مریم آوے، اُس کی تابعداری کرنی ضروری ہے اور جس نے تابعداری نہ کی وہ مجھ سے نہیں۔ اس عرصے میں میری بیوی نے مجھے جگا دیا اور کہا کہ صبح کی اذان ہوگئی ہے آپ تہجد کے بعد کبھی سوئے نہیں تھے، اٹھو اور نماز کے لئے مسجد میں جاؤ۔ اُس وقت اپنی بیوی پر میں بہت خفا ہوا کہ تو نے مجھ کو کیوں جگایا۔ خیر اگلے روز میں گاؤں کو چلا گیا اور تمام ماجرا میں نے اپنے خواب کا اپنے مرشد کو کہہ سنایا۔ اُس نے کہا کہ مبارک ہو تم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور پھر کہا کہ اب ہم غیر کے علاقے میں ہوں گے اور عنقریب ابن مریم نازل ہوں گے۔ یعنی خواب کی تعبیر یہ کی، غیر کے علاقے میں ہوں گے عنقریب ابنِ مریم نازل ہوں گے۔ بلکہ یہ زمانہ مسیح موعود کا ہی زمانہ ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ جو اُس کو پاویں گے۔ یہ مرشد نے جواب دیا۔ کہتے ہیں اس کے بعد میں نے محکمہ نہر میں مستری کی ملازمت کی۔ ایک بابو کے ذریعے سے اور اس ملازمت میں کسی کلرک کے ذریعے سے ملازمت کی اور ملازمت میں مجھ کو بہت سی خوابیں آئیں اور بسبب منع کرنے کے (یعنی اُس پیر اور مرشد جو تھا اُس نے منع کیا تھا کہ خوابیں نہیں بتانی) تو منع کرنے کی وجہ سے مَیں نے کسی سے ظاہر نہ کیں۔ پندرہ بیس سال تک مَیں نے ملازمت کی۔ بعد میں ملازمت چھوڑ کر اپنے گاؤں کو چلا گیا اور اپنے گھر پر رہنے لگا۔ لہٰذا ہماری برادری میں سے مولوی محمد چراغ صاحب جو ہمارے استاد بھی تھے اور وہ پکّے اہلحدیث تھے۔ جب مَیں ملازمت چھوڑ کر واپس چلا آیا تو اُن کو مَیں نے احمدی طریقے پر پایا۔ وہ احمدی ہو گئے تھے اور میرے ساتھ حضرت صاحب کے سلسلے کی گفتگو شروع کر دی لیکن مَیں نے کوئی دلچسپی ظاہر نہ کی کیونکہ مَیں فقیروں کا معتقد تھا اور جانتا تھا کہ فقیر ہی اصل شریعت کے مالک ہیں۔ اس واسطے مَیں نے مولوی صاحب کو کوئی جواب نہ دیا اور یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ہاں آجکل ایسے لوگوں نے دوکانداریاں بنا رکھی ہیں اور خلق خدا کو دھوکہ دیتے ہیں۔ لہٰذا مَیں نے ارادہ کیا کہ اپنے مرشد سے تحققات کراؤں کہ کیا یہ دعویٰ حضرت صاحب منجانب اللہ ہے یا دھوکہ ہے۔ جب مَیں اُن کے مکان پر گیا اور پیر صاحب کے لڑکے سے دریافت کیا کہ حضرت کہاں ہیں؟ تو اُس نے رو کر جواب دیا کہ وہ مرشد جو تھے ان کے وہ دو ماہ سے فوت ہو گئے ہیں اور ہم آپ کو اُن کی فوتیدگی کی اطلاع دینی بھول گئے، معاف فرمائیں۔ کہتے ہیں مجھے بڑا رنج ہوا اور صدمہ ہوا۔ مَیں روتا دھوتا گھر کو چلا آیا۔ ایک دن پھر مولوی صاحب نے مجھ سے کہا کہ تم خواندہ آدمی ہو، پڑھے لکھے آدمی ہو۔ حضرت صاحب کی تصنیفات دیکھنی چاہئیں۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو تحریرات ہیں، کتابیں ہیں، وہ دیکھنی چاہئیں۔ انہوں نے اُسی وقت مجھے ایک کتاب جس کا اسم شریف جلسہ مذاہب مہوتسو ہے، پڑھنے کو دیا۔ وہ مَیں نے سارا ختم کیا اور پھر انہوں نے مجھ کو براہین احمدیہ ہر چہار جلد دیں۔ جب مَیں نے ساری ختم کر لیں تو معاً میرے دل میں بات ڈالی گئی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی ایسا لائق شخص ہوا ہے اور نہ کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی کتاب شائع کی ہے جو تمام غیر مذاہب کو اسلام کی حقانیت پر دعوت دے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 16 تا 22 روایت حضرت فضل دین صاحبؓ)

(خطبہ جمعہ 30 نومبر 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

علامہ ایچ ایم طارق

عشق رسولؐ، محبت الٰہی کا ذریعہ

یا عشق محمدؐ عربی ہے یا احمد ہندی کی ہے وفا
باقی تو پرانے قصے ہیں زندہ ہیں یہی افسانے دو

اللہ تعالیٰ نے محبت الٰہی کا حصول رسول کریمؐ کی اطاعت سے مشروط فرمایا۔(آل عمران:32) دراصل رسول یا اس کے خلیفہ کی کامل اطاعت سچی محبت کے بغیر نہیں ہوسکتی اس لئے رسول کریمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی حقیقی مومن نہیں ہوسکتا، یہاں تک کہ اللہ کا رسول اسے اس کے والدین ،اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجائے۔(بخاری کتاب الایمان باب حب االرسول من الایمان) صحابہ رسولؐ نے یہ اصول خوب سمجھا اور خدا کے پاک نبی حضرت محمد مصطفیؐ سے محبت وعشق کے شاندار نمونے دکھائے۔ان عشاق کی فہرست طویل ہے جس میں سر فہرست حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں:

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا عشق رسول

ہجرت مدینہ کے مبارک سفر میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جس وفاداری اور جاں نثاری کا نمونہ دکھایا اس کی مثال نہیں ملتی۔اپنی دو اونٹنیاں جو پہلے سے سفر ہجرت کیلئے تیار کر رکھی تھیں۔ان میں سے ایک اونٹنی آنحضرتؐ کی خدمت میں بلامعاوضہ پیش کر دی مگر نبی کریمؐ نے وہ قیمتاً قبول فرمائی۔حضرت ابو بکرؓ نے پانچ ہزار درہم بھی بطور زادِ راہ ساتھ لئے۔پھر غار ثور میں رسول خداؐ کی مصاحبت کی توفیق پائی جس کا ذکر قرآن شریف میں ہمیشہ کیلئے محفوظ ہوگیا۔فرمایا: ثَانِيَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِي الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (التوبہ:40) یعنی دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے۔جب وہ اپنے ساتھی سے کہتا تھا کہ غم نہ کرو۔اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

سفر ہجرت میں تاجدار عرب کا یہ بے کس سپاہی آپؐ کی حفاظت کی خاطر کبھی آگے آتا تو کبھی پیچھے کبھی دائیں تو کبھی بائیں اور اس طرح اپنے آقا کو بحفاظت یثرب پہنچایا۔

(السیرة الحلبیة جلد 2ص45بیروت)

اسی سفر ہجرت کا واقعہ ہے جب حضرت ابو بکرؓ نے ایک مشرک سراقہ کو تعاقب میں آتے دیکھا تو رو پڑے۔رسول اللہؐ نے وجہ پوچھی تو عرض کیا۔’’اپنی جان کے خوف سے نہیں آپؐ کی وجہ سے روتا ہوں کہ میرے آقاؐ کو کوئی گزند نہ پہنچے۔‘‘

(مسند احمد جلد1ص2مصر)

حضرت عمرؓ کی محبت رسولؐ

حضرت عمرؓ بھی رسول اللہؐ کے سچے عاشق تھے۔زُہرہ بن معبدؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔حضورؐ نے حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔وہ فرطِ محبت میں کہنے لگے۔"اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ مجھے ہر چیز سے زیادہ پیارے ہیں سوائے میری جان کے۔نبی کریمؐ نے فرمایا۔’’اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کی جان سے بھی زیادہ پیارا نہ ہوں۔‘‘ حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔’’اچھا تو خدا کی قسم آج سے آپؐ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔‘‘رسول کریمؐ نے فرمایا’’اے عمرؓ کیا آج سے؟‘‘ گویا حضور سمجھتے تھے کہ حضرت عمرؓ فی الواقعہ دلی طور پر اس اظہار سے پہلے ہی رسول کریمؐ کو اپنی جان و مال سے عزیز تر جانتے تھے۔

دیگر عشّاقِ وفا

حضرت عثمانؓ اور علیؓ نے بھی ہمیشہ رسول اللہؐ کی خاطر فدائیت کے نمونے دکھائے۔حضرت عثمانؓ نے ایک طرف اپنے اموال راہ خدا میں بے دریغ خرچ کر کے ’’غنی‘‘ کا خطاب پایا۔تو دوسری طرف حدیبیہ میں رسول کریمؐ نے اپنے اس نمائندہ صلح حضرت عثمانؓ کی خاطر صحابہؓ سے موت پر بیعت لی اور اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھ کر فرمایا یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔

حضرت علیؓ نے تو کمال وفا سے روز اوّل سے ہی رسول اللہؐ کی تائید و نصرت کی حامی بھری تھی، جب رسول اللہؐ نے اپنے خاندان کے لوگوں سے دعوت و تبلیغ کا آغاز کیا تھا،اُس وقت سب نے انکار کیا سوائے اُس کمسن بچے علیؓ کے جس نے کمزوری کے باوجود مدد کا وعدہ کیا اور پھر زندگی بھر اُسے خوب نبھایا۔یہ حضرت علی ہی تھے جنہوں نے ہجرتِ مدینہ کے وقت اپنی جان خطرے میں ڈال کر رسول اللہؐ کی جگہ آپؐ کے گھر میں ٹھہرنا صدق دل سے قبول کیا۔

(الوفاء جلد 1صفحہ 181، کنز العمال جلد13صفحہ 128)

صحابہ کا اظہار فدائیت

بعض صحابہ رسول سے تو عشق و محبت کے ایسے نظارے ظاہر ہوئے کہ دیگر صحابہ کو ان پر رشک آتا تھا۔حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے کہ میں نے بدر کے موقع پر مقداد بن الاسودؓ سے ایک ایسا نظارہ دیکھا کہ (میرا دل کرتا ہے کہ) کاش ان کی جگہ میں ہوتا اور یہ سعادت مجھے حاصل ہوتی تو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب لگتی اور وہ یہ کہ رسول کریمؐ بدر کے موقع پر مشرکوں کے خلاف مسلمانوں کو تحریک جنگ فرما رہے تھے تو مقدادؓ نے کہا یارسولؐ اللہ !ہم قوم موسیٰ کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ تم اور تمہارا رب جاکر لڑو بلکہ ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی، آپؐ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی۔اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں آپؐ کی جان ہے اگر آپؐ سواریوں کو برک الغماد (کے انتہائی) مقام تک بھی لے جائیں تو ہم آپؐ کی پیروی کریں گے۔

(بخاری کتاب المغازی باب 4)

عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ مقدادؓ کی تقریر سن کر رسول اللہؐ کا چہرہ کھِل کر چمک اٹھا تھا اور ان کی بات نے حضورؐ کو بہت خوش کیا۔غزوۂ اُحد میں جب کفار نے دوبارہ حملہ کیا تو جن صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے حصار میں لے کر جان کی بازی لگا کر آپؐ کی حفاظت کی ہے، ان میں ابوطلحہؓ کا نمایاں مقام ہے۔وہ رسول اللہؐ کے سامنے سینہ سپر ہوگئے۔رسول اللہؐ آپ کو تیر پکڑاتے اور سر اٹھا کر دیکھنا چاہتے کہ کہاں پڑا ہے۔ابوطلحہؓ عرض کرتے۔’’یا رسول اللہؐ! آپؐ سر اٹھا کر نہ جھانکئے۔کہیں آپؐ کو کوئی تیر نہ لگ جائے میرا سینہ آپؐ کے سینہ کے آگے سپر ہے۔‘‘

(بخاری کتاب المغازی باب15)

ماں سے بڑھ کر آقاؐ سے پیار

اسلام کے پہلے مبلغ حضرت مصعبؓ ہجرت مدینہ کے بعد رسول اللہؐ سے ملنے مکہ آئے تو ان کی محبت رسولؐ کا ایک عجب نمونہ دیکھنے میں آیا۔آپؐ مکہ پہنچتے ہی اپنی والدہ (جو اَب اسلام کی مخالفت چھوڑ چکی تھیں) کے گھر جانے کی بجائے سیدھے نبی کریمؐ کے پاس پہنچے۔حضورؐ کی خدمت میں مدینہ کے حالات عرض کئے اور وہاں سرعت کے ساتھ اسلام پھیلنے کی تفصیل بیان کی۔حضورؐ ان کی خوشکن مساعی سن کر بہت خوش ہوئے۔ادھر مصعبؓ کی والدہ کو پتہ چلا کہ مصعبؓ مکہ آئے ہیں اور پہلے ان کے پاس آکر ملنے کے بجائے رسول اللہ کے پاس حاضر ہیں۔انہوں نے والہانہ انداز میں لخت جگر کو یہ پیغام بھیجا کہ او بے وفا! تو میرے شہر میں آکر پہلے مجھے نہیں ملا۔عاشق رسولؐ مصعبؓ کا جواب بھی کیسا خوبصورت تھا کہ اے میری ماں! میں مکہ میں اپنے محبوب نبی کریمؐ سے پہلے کسی کو ملنا گوارا نہیں کرسکتا۔

(الطبقات الکبریٰ ابن سعد جلد3صفحہ119مطبوعہ بیروت)

حضرت سعد بن ربیع انصاری کا والہانہ عشق

رسول اللہؐ کے ایک اور عاشق صادق انصاری سردار سعد بن ربیعؓ تھے۔میدان اُحد میں ستر مسلمان شہداء کی لاشوں کے پُشتے لگے پڑے تھے۔اور رسول اللہؐ کو اپنے وفاشعار غلام یاد آرہے تھے۔ اچانک آپؐ نے فرمایا:۔’’کوئی ہے جو جاکر دیکھے کہ انصاری سردار سعد بن ربیعؓ پر کیا گزری۔ میں نے اُسے لڑائی کے دوران بے شمار نیزوں کی زد میں گھرے ہوئے دیکھا تھا۔‘‘ابی بن کعبؓ، محمد بن مسلمہؓ اور زید بن حارثہؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ! ہم حاضر ہیں۔رسول اللہؐ نے محمد بن مسلمہؓ کو بھجوایا اور فرمایا کہ سعد بن ربیعؓ سے ملاقات ہو تو انہیں میرا سلام پہنچانا اور کہنا کہ رسول اللہؐ تمہارا حال پوچھتے تھے۔انہوں نے جاکر میدان اُحد میں بکھری لاشوں کے درمیان انہیں تلاش کیا۔ انہیں آوازیں دیں مگر کوئی جواب نہ آیا۔تب انہوں نے باآواز بلند کہا کہ اے سعد بن ربیعؓ !رسول اللہؐ نے مجھے تمہاری خبر لینے بھیجا ہے۔اچانک لاشوں میں جنبش ہوئی اور ایک نحیف سی آواز آئی۔ وہاں پہنچے تو سعدؓ کو سخت زخمی حالت میں پایا۔ان سے کہا کہ رسول اللہؐ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں پتہ کروں کہ کس حال میں ہو؟ اور حضورؐ کا سلام آپ کو پہنچاؤں۔انہوں نے کہا میں تو موت کے کنارے پر ہوں، مجھے بارہ تلواروں کے زخم آئے ہیں اور ایسے کاری زخم ہیں کہ ان سے جان بر ہونا مشکل ہے۔اس لئے میری طرف سے بھی رسول اللہؐ کو سلام پہنچا دینا اور کہنا کہ سعد بن ربیعؓ آپؐ کی خدمت میں عرض کرتے تھے کہ پہلے نبیوں کو اپنی امت کی طرف سے جو جزا ملی ہے، اللہ تعالیٰ آپؐ کو اُن سب سے بہترین جزا عطا کرے اور میری قوم کو بھی میری طرف سے سلام پہنچانا اور یہ پیغام دینا کہ سعد بن ربیعؓ کہتے تھے کہ تم نے عقبہ کی گھاٹی میں جو عہد رسول اللہؐ سے کیا تھا اُسے ہمیشہ یاد رکھنا۔ہم نے آخری سانس تک یہ عہد نبھایا۔اب یہ امانت تمہارے سپرد ہے۔جب تک تمہارے اندر ایک بھی جھپکنے والی آنکھ ہے اگر نبی کریمؐ پر کوئی آنچ آگئی تو تمہارا کوئی عذر خدا کے حضور قبول نہ ہوگا۔محمد بن مسلمہؓ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ

سارا واقعہ عرض کر دیا۔ جس سے یقیناً آپؐ کا دل ٹھنڈا ہوا۔
(السیرۃ الحلبیۃ جلد 2 صفحہ 245 دارا حیاء التراث العربی بیروت)

آقائے دوجہاں اپنی جان اور والدین سے بڑھ کر محبوب

ایک اور عاشق رسول زید بن دثنہؓ تھے، جو ایک اسلامی مہم کے دوران قید ہوئے۔مشرک سردار صفوان بن امیہ نے اُن کو خریدا تا کہ اپنے مقتولین بدر کے انتقام میں انہیں قتل کرے۔جب صفوانؓ اپنے غلام کے ساتھ انہیں قتل کرنے کے لئے حرم سے باہر لے کر گیا تو کہنے لگا اے زید! میں تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کیا تو پسند کرتا ہے کہ محمدؐ اس وقت تمہاری جگہ مقتل میں ہو اور تم آرام سے اپنے گھر میں بیٹھے ہو۔زیدؓ نے کہا خدا کی قسم مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ میرے قتل سے بچ جانے کے عوض رسول اللہؐ کو کوئی کانٹا بھی چبھ جائے۔ابوسفیان نے یہ سنا تو کہنے لگا خدا کی قسم! میں نے دنیا میں کسی کو کسی سے اتنی محبت کرتے نہیں دیکھا جتنی محبت محمدؐ کے ساتھی اس سے کرتے ہیں۔
(السیرۃ الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 170 مطبوعہ بیروت)

ایک اور عاشق صادق حضرت زید بن حارثہؓ رسول اللہؐ کے آزاد کردہ غلام تھے کہ جن کے والدین ان کی تلاش میں مکہ پہنچے اور انہیں واپس لے جانے کی خواہش کی تو رسول اللہؐ نے زید کو آزاد کر کے یہ اختیار دیا کہ وہ چاہیں تو والدین کے ساتھ جا سکتے ہیں۔حضرت زیدؓ نے رسول اللہؐ کو چھوڑنا گوارا نہ کیا اور کہا کہ اب تو میرا جینا مرنا آپؐ سے جدا نہیں ہوسکتا۔
(ابن سعد جلد 3 صفحہ 45،اصابہ جز 3 صفحہ 25)

میدان حدیبیہ میں عشق و وفا اور ادبِ رسولؐ کے نظارے

واقعہ یہ ہے کہ صحابہ رسولؐ کو اپنے آقا و مولیٰ سب دوستوں اور عزیزوں سے بڑھ کر پیارے تھے۔میدان حدیبیہ میں ہی کفار کے سفیر عروہ نے صحابہ کے عشق کا ایک اور نظارہ بھی دیکھا کہ وہ حضورؐ کے وضو کا مستعمل پانی حتّٰی کہ آپؐ کا تھوک بھی نیچے گرنے نہ دیتے بلکہ بطور تبرک اپنے ہاتھوں میں لیتے تھے۔وہ آپؐ کے حکم کی والہانہ تعمیل کرتے تھے۔اس نے جاکر قریش کے سامنے اس کا یوں اظہار کیا کہ میں نے بڑے بڑے بادشاہوں کے دربار بھی دیکھے ہیں اور قیصروکسریٰ اور نجاشی کے محلّات بھی۔خدا کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کے ساتھیوں کو اس کی وہ تعظیم کرتے نہیں دیکھا جو محمدؐ کے ساتھی اس کی کرتے ہیں۔خدا کی قسم! رسول اللہ کوئی تھوک بھی نہیں پھینکتے مگر ان کا کوئی ساتھی اُسے اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے جسم پر مل لیتا ہے اور جب وہ انہیں کوئی بات کہتے ہیں تو وہ لبیک کہتے اور فوراً اُس پر عمل کرتے ہیں۔جب محمدؐ وضو کرتے ہیں تو اس کے پانی کا ایک قطرہ بھی وہ نیچے گرنے نہیں دیتے اور لگتا ہے کہ اسے ہاتھوں ہاتھ لینے کیلئے جیسے وہ لڑ پڑیں گے۔پھر جب وہ بات کرتا ہے تو وہ خاموشی سے سنتے ہیں۔اس کی تعظیم کی خاطر اس کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور اس کے سامنے نیچی آواز میں بات کرتے ہیں۔الغرض صحابہ کے عشق و محبت کا یہ وہ نظارہ تھا جس نے مشرک سردار عروہ کو بھی حیران وششدر کر دیا۔
(بخاری کتاب الشروط باب 15)

خوشنودیٔ رسولؐ کے جتن

حضرت جابرؓ اپنے والد عبداللہؓ بن حرام کے بارہ میں یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ انہوں نے حلوا تیار کروایا پھر مجھے کہنے لگے کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں تحفہ پہنچا کر آ ؤ۔میں لے کر گیا،حضورؐ فرمانے لگے ''جابرؓ! گوشت لائے ہو؟''میں نے عرض کیا''نہیں اے اللہ کے رسولؐ! میرے والد نے یہ حلوا آپؐ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بھجوایا ہے''آپؐ نے فرمایا ''ٹھیک ہے۔''اور اُسے قبول فرمایا۔میں جب واپس گیا تو والد نے پوچھا کہ رسول اللہؐ نے تمہیں کیا فرمایا تھا۔میں نے عرض کر دیا کہ حضورؐ نے پوچھا تھا کہ گوشت لائے ہو؟میرے والد کہنے لگے کہ معلوم ہوتا ہے کہ میرے آقا رسول اللہؐ کو گوشت کی خواہش ہوگی۔چنانچہ والد صاحب نے اسی وقت اپنی ایک دودھ دینے والی بکری ذبح کر دی۔پھر گوشت بھوننے کا حکم دیا اور مجھے حضورؐ کی خدمت میں بھنا ہوا گوشت دے کر بھجوایا۔حضورؐ نے بہت محبت سے دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے قبول کیا اور فرمایا''انصار کو اللہ تعالیٰ بہت جزا عطا فرمائے خاص طور پر عمروؓ بن حرام کے قبیلے کو۔''
(دلائل النبوۃ لابی نعیم جلد 1 صفحہ 48)

صحابیات اور محبت رسولؐ کے پاکیزہ نمونے

صحابیات بھی عشق رسولؐ میں مردوں سے پیچھے نہ تھیں۔ایک صحابیہ نے ایک دفعہ رسول اللہؐ کے لئے لباس کی ضرورت محسوس کی تو ایک خوبصورت چادر ہاتھ سے کڑھائی کر کے لے آئیں اور حضورؐ کی خدمت میں نذر کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میری خواہش ہے کہ آپؐ یہ چادر خود زیب تن فرمائیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی ضرورت کا یہ انتظام ہونے پر شکریہ کے ساتھ اسے قبول کیا اور وہ چادر پہن کر مسجد میں تشریف لائے۔ایک شخص نے دیکھ کر کہا اے اللہ کے رسولؐ! یہ کتنی خوبصورت چادر ہے؟ آپؐ مجھے ہی عطا فرما دیں۔آپؐ نے فرمایا ''اچھا یہ آپ کی ہوئی''نبی کریمؐ جب مجلس سے اُٹھ کر تشریف لے گئے تو صحابہ نے اس شخص سے کہا کہ تم نے حضورؐ سے چادر مانگ کر اچھا نہیں کیا،خصوصاً جب کہ حضورؐ کو اس کی ضرورت بھی تھی اور تمہیں کو پتہ ہے کہ رسول اللہؐ سے کچھ مانگا جائے تو آپؐ کبھی انکار نہیں فرماتے۔وہ صحابی کہنے لگے کہ سچ پوچھو تو میں نے بھی برکت کی خاطر یہ پہنی ہوئی چادر مانگی ہے۔میری خواہش ہے کہ مرنے کے بعد میرا کفن اسی چادر سے ہو جو رسول اللہؐ کے بدن سے مَس ہوئی۔
(دلائل النبوۃ لابی نعیم جلد 1 صفحہ 48)

حضرت امّ سلیمؓ انصاریہ بسا اوقات کھانا بنوا کے رسول اللہؐ کے گھر بھجوا دیتی تھیں۔حضرت زینبؓ کی شادی کے موقع پر تو انہوں نے کافی سارا کھانا بنوا کے بھجوا دیا جس سے رسول اللہؐ نے دعوت ولیمہ کا انتظام فرمایا۔
(بخاری کتاب النکاح باب 64)

ایک انصاری خاتون میناءؓ نامی تھیں۔ان کا غلام بڑھئی تھا۔انہیں یہ اچھوتا خیال آیا کہ رسول اللہؐ کے مجلس میں بیٹھنے کے لئے لکڑی کی کوئی اچھی سی چیز بنوا کر دیں۔چنانچہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ میں آپؐ کے بیٹھنے کے لئے کوئی چیز بنوانا چاہتی ہوں۔حضورؐ نے خوشی سے اجازت دی تو انہوں نے وہ تاریخی منبر بنوایا جس پر رسول اللہؐ خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔
(بخاری کتاب المساجد باب 31)

تمام رشتوں سے زیادہ پیارا رسولؐ!

اُحد کے دن جب مدینہ میں یہ خبر پھیل گئی کہ رسول اللہؐ شہید ہو گئے ہیں۔مدینہ میں عورتیں رونے اور چلانے لگیں۔ایک عورت کہنے لگی تم رونے میں جلدی نہ کرو میں پہلے پتہ کر کے آتی ہوں،وہ گئی تو پتہ چلا کہ اس کے سارے عزیز شہید ہو چکے تھے۔اس نے ایک جنازہ دیکھا،پوچھا یہ کس کا جنازہ ہے۔بتایا گیا کہ یہ تمہارے باپ کا جنازہ ہے۔اس کے پیچھے تمہارے بھائی،خاوند اور بیٹے کا جنازہ بھی آ رہا ہے۔وہ کہنے لگی مجھے یہ بتاؤ رسول اللہؐ کا کیا حال ہے؟لوگوں نے کہا نبی کریمؐ وہ سامنے تشریف لا رہے ہیں۔وہ رسول اللہؐ کی طرف لپکی اور آپؐ کے کرتے کا دامن پکڑ کر کہنے لگی میرے ماں باپ آپؐ پر قربان اے اللہ کے رسولؐ!جب آپؐ زندہ ہیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں
(مجمع الزوائد لھیثمی جلد 6 صفحہ 165 بیروت بحوالہ طبرانی)

الغرض کیا مرد اور کیا عورتیں اور کیا بچے، تمام اصحاب رسولؐ اس پاک رسولؐ کے دیوانے اور اس کے منہ کے بھوکے تھے اور یہ کمال آنحضورؐ کے اخلاق فاضلہ کا تھا جن کے باعث ایک دنیا آپؐ کی گرویدہ تھی، آج تک ہے اور رہے گی۔ان شاء اللہ

خلفاء سے محبت کے واقعات

حضرت ابوبکرؓ کو اہل بیت رسول ﷺ سے بہت محبت تھی۔آپ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا قرب مجھے اپنی تمام رشتہ داریوں سے کہیں زیادہ پیارا ہے۔
(مسند احمد جلد 1 صفحہ 9)

رسول کریمؐ کی وفات سے چند روز بعد کا واقعہ ہے حضرت علیؓ حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے۔راستہ میں حضرت حسنؓ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا تو خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکرؓ نے آگے بڑھ کر انہیں اٹھا لیا اور اپنے کندھوں پر بٹھایا اور فرمانے لگے: خدا کی قسم! اس کی شباہت حضرت علیؓ سے زیادہ نبی کریم ﷺ پر ہے اور حضرت علیؓ مسکرا رہے تھے۔
(مسند احمد جلد 1 صفحہ 8)

حضرت عمرؓ اپنے پیشرو خلیفہ حضرت ابوبکرؓ سے گہری محبت رکھتے تھے۔وراثت رسولؐ کے مسئلہ پر حضرت عمرؓ یہ اظہار فرماتے تھے کہ میں نے اس بارہ میں وہی معاملہ کیا جو رسول کریمؐ اور ان کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے کیا تھا۔
(بخاری کتاب فرض الخمس)

اسی طرح کلالہ کے مسئلہ کے بارہ میں اپنی الگ رائے رکھنے کے باوجود اس میں کوئی تبدیلی کرنی اس لیے پسند نہ فرمائی کہ حضرت ابوبکرؓ کی رائے کا احترام مقصود تھا۔
(الدر المنثور فی التفسیر بالماثور للسیوطی جزء 2 صفحہ 756)

ہم خوش قسمت ہیں جنہوں نے چودہ سو سال کے بعد اس زمانہ میں رسول اللہؐ کے نائب اور عاشق صادق کو ماننے کی توفیق پائی اور ہمارے آباء و اجداد نے امام الزمان مسیح ومہدی اور ان کے مقدس خلفاء کے ساتھ ایک بار پھر عشق و وفا کی داستانیں رقم کیں۔ہر چند کہ ہمیشہ ہی عشق و وفا کے یہ کھیت سینچنے کی ضرورت رہتی ہے:

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پرواہ جاتی ہے اگر تو جانے دو

لیکن آج کل ایک بار پھر محبت وعشق کے یہ نمونے زندہ کرنے کی ضرورت ہے جو ہم خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت کے عمدہ نمونہ اور آپ کے نیک مقاصد اور جماعت کے لیے متضرعانہ شبینہ دعاؤں سے کر سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔آمین

نمازجنازہ حاضرو غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 11 جنوری 2022ء بروز منگل 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر آ کر درج ذیل نماز جنازہ پڑھائے

نماز جنازہ حاضر

- **مکرم شیخ عبد الرافع مقرب صاحب (گھڑی ساز چوک یادگار ربوہ۔حال برمنگھم)**

2 جنوری 2022 کو مختصر علالت کے بعد برمنگھم میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ دو ماہ قبل اہلیہ کے ہمراہ بیٹے کے پاس برمنگھم آئے تھے۔آپ مکرم شیخ عبد اللہ مقرب صاحب (پانچ ہزاری مجاہد) کے بیٹے اور مکرم مولوی فیروز دین صاحب امرتسری مرحوم (انسپیکٹر تحریک جدید) کے داماد تھے۔آپ نے اپنے محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم دیندار، صوم وصلوۃ کے پابند، ملنسار، مالی قربانی میں پیش پیش اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔مرحوم کے ایک بیٹے مکرم ممتاز اقبال صاحب اس وقت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1. **مکرم شیخ نعمت الرحمان صاحب(ربوہ) ابن مکرم شیخ عبد المنان صاحب مرحوم (آف کپورتھلہ)**

26دسمبر 2021 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے اور اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔آپ مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب (مربی سلسلہ ناکسکو۔ڈنمارک) کے برادرنسبتی تھے۔

2. **مکرم پا ذوالنورین ابراہیم صاحب (نائیجیریا)**

7 نومبر 2021 کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 6 سال کی عمر میں والد کی وفات پر مرحوم اپنے چچا کے ساتھ رہنے لگے جو کہ اس وقت نائیجریا کے ایک علاقے میں جماعت کے امام تھے۔ 1964 میں 18 سال کی عمر میں اپنے چچا کے ذریعہ بیعت کی سعادت حاصل کی۔آپ کا تعلق اگالہ لینڈ سے ہے جہاں آپ کی مدد سے جماعت کو موثر تبلیغ کرنے میں مدد ملی اور بہت ساری جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔آپ اس علاقے میں ایک کامیاب داعی الی اللہ تھے۔مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ 1993 میں آپ کا بیٹا بیمار ہوا۔ڈاکٹر نے یہ کہہ کر جواب دے دیا کہ شدت بیماری سے اس کی چند گھنٹوں بعد وفات ہوجائے گی۔ بیٹا اس وقت نہ کھا پی سکتا اور نہ ہی چل سکتا تھا۔ ذوالنورین صاحب نے دعا کی کہ اے اللہ! یہ بیٹا میں نے تیرے لئے وقف کیا تھا۔اگر تو اس سے خدمت نہیں لینا چاہتا تو اپنے پاس بلالے۔اس کے بعد بچے نے کھانا پینا شروع کر دیا اور اب آپ کے یہ بیٹے مکرم عبد القادر ابراہیم صاحب اجیبو جماعت میں بطور سرکٹ مشنری خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

3. **مکرم محمد ادریس صاحب ٹھیکیدار ابن مکرم فضل دین صاحب (جرمنی)**

5جون 2021 کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے باب الابواب ربوہ میں میٹھا پانی لگوانے کا انتظام کیا۔1989سے 2010 تک سپین میں وقف عارضی کر کے خدمت کی توفیق پائی۔اس دوران مسجد بشارت اور ویلنسیا کی مسجد کے علاوہ بعض اور جماعتی تعمیرات میں خدمت بجالاتے رہے۔مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، صاف گو، سادہ مزاج، بہت محنتی، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔مربیان اور جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

4. **مکرم عبد الرشید صاحب (سابق صدر جماعت 93/T.D.A ضلع لیہ)**

21دسمبر 2021 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم سیکرٹری امور عامہ ضلع لیہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔بہت شفیق، ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

ادارہ الفضل آن لائن کی طرف سے تعزیت قبول فرمائیں۔

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے

رمضان کا مبارک و مقدس مہینہ رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ سایہ فگن کرنے والا ہے۔ ادارہ کا پروگرام ہے کہ اس بابرکت مہینہ میں روزانہ ہی رمضان کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کو قارئین کے سامنے آشکار کیا جائے تاوہ رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔

لہٰذا تمام مضمون نگاروں اور شعراء سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تحریریں اور مضامین و منظوم کلام Info@alfazlonline.org پر بھجوانے کا آغاز کر دیں۔ کان اللہ معکم

(ایڈیٹر)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

آج کی دعا

(1)رَبِّ ارۡحَمۡنِیۡ اِنَّ فَضۡلَكَ وَرَحۡمَتَكَ یُنۡجِیۡ مِنَ الۡعَذَابِ

(تذکرہ صفحہ 621،ایڈیشن چہارم)

ترجمہ:اے میرے رب! مجھ پر رحم فرما۔ یقیناً تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہیں۔

(2)رَبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ مِّنَ السَّمَآءِ

(تذکرہ صفحہ 37،ایڈیشن چہارم)

ترجمہ:اے میرے رب!مغفرت فرما اور آسمان سے رحم فرما۔

(3)رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَآ اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیۡنَ

(تذکرہ صفحہ 550،ایڈیشن چہارم)

ترجمہ:اے ہمارے خدا!ہمارے گناہ بخش ہم خطا پر تھے۔

یہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ کی رحم وبخشش کی الہامی دعائیں ہیں۔

مرسلہ:مریم رحمٰن

فقہی کارنر

آج کا مجاہدہ

مطالعۂ کتب حضرت مسیح موعودؑ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ تحریر کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بطور وِرد و وظائف کچھ پڑھنے کے لئے دریافت کیا۔حضورؑ نے فرمایا کہ ’’اتباع سنت اور نمازیں سنوار کر پڑھنا سب سے اعلیٰ وظیفہ ہے اس کے علاوہ چلتے پھرتے درود شریف، استغفار اور جس قدر وقت فراغت میسر ہو قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنا کافی ہے۔ ہمارے ہاں الٹے لٹک کر یا سردی میں پانی میں کھڑے ہوکر چلہ کرنے کا خلاف سنت کوئی طریق نہیں ہے۔‘‘ اس پر اس درویش نے باصرار کہا کہ میں چونکہ سن شعور سے ہی مجاہدات کا عادی ہوں۔ اس لئے بطریق مجاہدہ اگر کچھ فرمادیا جاوے تو میں اب ان کے موافق کاربند ہوں گا۔اس کی یہ بات سن کر حضرت صاحب اٹھے اور اندر جاکر ایک پلندہ براہین احمدیہ کے اس حصہ کا جو اس وقت شائع ہوا تھا اٹھا لائے اور اس کو دے کر فرمایا کہ ’’لو جہاں جاؤ اس کو خود بھی پڑھو اور دوسرے لوگوں کو بھی سناؤ۔ خدا نے اس وقت کا یہی مجاہدہ قرار دیا ہے۔‘‘

(سیرت المہدی جلد 2 صفحہ 279)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

خود اچھا بننا

زندگی میں انسان کو قدم قدم پر اچھے، برے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم یہ توقع رکھیں کہ ہمیں سب لوگ اچھے ہی ملیں ہمیں خود کو دوسروں کے لیئے اچھا بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمارے طرز عمل اور اخلاق دوسروں کے لیے مشعل راہ کا کام دے سکتے ہیں، کوئی بھٹکا ہوا انسان راہ راست پر آسکتا ہے، کوئی بھولا بھٹکا گھر واپس آسکتا ہے، کسی کو اس کی کھوئی ہوئی منزل واپس مل سکتی ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ آپ بُروں کے ساتھ اچھے بنیں اچھے لوگوں کے ساتھ اچھا بننا کوئی بڑا کمال نہیں کہلاتا۔

مرسلہ:ناصرہ احمد، کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

26 جنوری 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:41	18:07
مدینہ منورہ	05:45	18:03
قادیان	06:01	17:57
ربوہ	05:41	17:37
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:19	16:43